Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia)

ادھورا کھیل

افغان ادیبوں کے منتخب افسانے

مترجمان،

عبدالقیوم کریم اور شمیم احمد قریشی

جولائی ۱۹۹۰

or M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-7

har Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 030376196

MAHAR M.
MAZHAR KATHIA
Official Chanel
Youtube.com

ادھورا کھیل

افغان ادیبوں کے منتخب افسانے

PROPERTY OF ACKU
6695

عبدالقیوم کریم اور شمیم احمد قریشی
کے ترجمے

جولائی ۱۹۹۵

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

har Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 030376190

جملہ حقوق بحق ناشرمحفوظ ہیں۔

تعارف

کتاب کا نام : ادھوراکھیل
ترجمہ از : عبدالقیوم کریم اور شمیم احمد قریشی
خطاط : مزمل
ناشر :عبدالقیوم کریم
تاریخ : جولاے ۱۹۹۵ ع - سرطان ۱۳۷۴ ش
کمپیوٹرگرافیکس : عبدالحی سحر
قیمت : RS 20

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

har Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 030376190

فہرست

نمبر- کہانی	رائٹر	صفحہ
دیباچہ		
رائٹرز کے بارے میں ...		
۱- سانپ	رہنورد زریاب	۱ - ۱۰
۲- موسکا	امین افغانپور	۱۱ - ۲۰
۳- دیوارکی دراڑ	اکرم عثمان	۲۱ - ۲۷
٤-فرشتے کاشکار	سپوژمے زریاب	۲۸ - ۳۷
۵- ادھورے راستے	زرین انزور	۳۸ - ٤۵
٦- ادھوراکھیل	قیوم کریم	٤٦ - ٤۸
۷- کالاگھوڑا	اسداللہ حبیب	٤۹ - ۵۲
۸- اھریمن دن میں بھی نظر آتے ہیں-	اکبر کرگر	۵۳ - ۵۸

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

har Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 030376190

اهداء :

ان ادیبوں کے نام جو

انسان کی بھلائی ،

انسان سے محبت ،

اور

انسانو ں کے دلوں میں ایك دوسرے سے محبت کے فروغ

کےلئےلکھتے هیں !

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

ahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 030376196

دیباچہ

افغانستان میں بہت سے اردو آثار کے ترجمے پشتو اور دری میں شائع ہوچکے ہیں جن میں سے رابیندر ناتھ ٹیگور کی کہانی «کابلی والا» اور انکے اشعار بہت معروف ہیں اور آج تک دلچسپی کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔اردو ادب کو متعارف کرانے کے سلسلے میں مذکورہ ترجموں کے علاوہ اورمختلف ادیبوں کے آثار کے ترجمے کہیں کہیں چھپ چکے ہیں جنہیں ہمارے عوام نے پسند کیا ہے اور ان کی پسندیدگی کی ایک اہم وجہ میرے عقیدے کے مطابق اھل زبان اردو اور ہمارے عوام کے درمیان ثقافتی رابطہ اور نزدیکیاں ہیں جن سے مختلف وجوھات کی بناپر انکار نہیں کیاجاسکتا ۔

اس سلسلے میں اپنے بزرگ ادیبوں کے نقش قدم پرچلتے ہوئے اردو ادب سے دلچسپی کی بناپرمیں نے بھی اردو ادب کے بعض تخلیقی آثار کوترجمہ کرنے کی جسارت کی اور اردو زبان کے مانے ہوئے کہانی نویس منشی پریم چند ، رابیند ر نا تھ ٹیگورکے ڈاک گھر اور راجا کے نام سے دوناٹکوں اردوادب کے متعلق جناب علی سردار جعفری کے انٹرویو ،،بچوں کے لئے جناب ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم کے چندافسانوں، سعادت حسن منٹو، ڈاکٹر اظھارالحسن ، فکرتونسوی ، کیول دھیر، کرشناکماری اور دیگر مختلف ادیبوں کی کہانیوں کو پشتواور دری ادب کے قارئین کوپیش کیں . پھر اردو زبان کے قارئین کوافغانستان میں پشتو اور دری ادب کے چند نمونے پیش کرنے کاخیال آیا ،اس لئے افغان ادیبوں کے چند کہانیوں کو ان کی ادبی اھمیت اور لکھنے کے انداز پرمبنی انتخاب کیا اورانہیں انڈین رائٹر جناب شمیم احمد قریشی کے ساتھ مشترکہ طور پرترجمہ کیا جوپیش خدمت ہیں. اردوادب کے قارئیں سے گذارش ہے کہ اس مجموعے کی چھپائی میں اردو گرائمرکے لحاظ سے احتمالی پیش آنے والی غلطیوں کونظر انداز کریں ، عین نوازش ہوگی.

باعرض حرمت

عبدالقیوم کریم

۲ جون ۱۹۹۵ - پشاور

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

ahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 030376196

۳- کانڈیڈیٹ اکیڈیمیشن ڈاکٹر محمد اکرم عثمان ۱۹۳۷ میں ہرات میں پیدا ہوئے .اعلی تعلیم پولیٹیکل سائنس اور قانون میں کابل اور تہران میں پائی .ان کی کہانیاں ایران ، بلغاریہ ، سابق سویٹ یونین اور جرمنی میں چھپی ہیں، ان کی کہانیوں کے تین مجموعے شائع ہوچکے ہیں اور ان کی دوکہانیوں پر فلمیں بھی بن چکی ہیں. اکرم عثمان ۳۰ سے زیادہ برسوں سے دری میں لکھتے ہیں.دیوار کی دراڑ انہیں کی کہانیوں میں سے ایک ہے.

٤- مسز سپوژمے زریاب نے فرشتے کاشکار دری میں لکھے . وہ ۱۹۵۰ میں کابل مں پیدا ہوئے. یونیورسٹی کی تعلیم پوری کرنے کے بعد ادبیات میں ام ،اے کرنے کے لئے فرانس تشریف لے گئیں .اب تك دری زبان میں ان کے افسانوں کے دومجموعے اورکئی دیگرکتابیں شائع ہوچکی ہیں.

٥- ادھورے راستے کا رایٹر زرین انزور ١٩٥٤ میں ننگرھار صوبے کے ڈسترکٹ مومند درہ کے گردی غوث نامي گاوں میں پیدا ہوئے. ۱۹۷۷ میں انھوں نے کابل یونیورسٹی سے جرنالیزم مین بی ، ائے کیا. ۱۹۷۳ سے ان کی کہانیاں پشتو میں چھپنے لگے اور اب تك ان کی چھ ادبی اور تنفیدی کتابیں اور کہانیوں کے دومجموعے چھپ چکے ہیں .

٦- ادھوراکھیل کو میں نے لکھا اور اسے کہانی کانام دیا. ۱۹٦۰ میں ننگرھار صوبے کے سرخرورد ڈسترکٹ میں پیداھوا ھوں . کابل یونیورسٹی سے سیول انجنیرنینگ میں بی ،اس سی اور روركی یونیورسٹی

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

- انڈیا سے ایم ، ای کیا. جوکچھ انجنیرنگ کے ذریعے نہیں کہہ پاتا، چند جملے لکھ کر ان کے ذریعے اپنے خیال کا اظہار کرنے کی کوشش کرتاھوں.رابیندرناتھ ٹیگور، کرشن چندر، منشی پریم چند ، سعادت حسن منٹو،علی سرداد جعفری ، ڈاکٹر ذاکر حسین،اظہار الحسن عاصی سعیداور اردو ادب کے بعض دیگر ادیبوں کی ڈراموں ، کہانیوں طنزوں، چٹخاروںاور انٹرویوزکوپشتو اوردری میں ترجمه کرچکا هوں. میرے تراجم میں سے منشی پریم چند کی چند کہانیوں کا پشتو ترجمه ۱۹۸۸ میں شائع هوا جوکے نتیجے میں مجھے ترجمے کاایوا رڈ بھی دیاگیا.

۷- اسدالله حبیب ((کالاگھوڑا))کارائٹرھے . وه ۱۹٤۱ میں کابل میں پیدا هوئے . کابل یونیورسٹی سے دری ادب میں بی ، اے کیا اور۱۹۷۳ میں ماسکو یونیورسٹی کے مشرقی زبانوں کی انسٹیٹوت سے ڈکٹورا لیا. حبیب کا پہلا افسانه ۱۹٦۳ میں شائع هوا جس کے نتیجے میں ان کو ایوارڈ بھی دیاگیا.ان کی کئی کہانیوں کو دیگرزبانوں میں بھی ترجمه کیاگیاھے.

۸- اس مجموعے کی آخری کہانی کو محمداکبر کرگرکی کہانیوں میں سے لیاگیاھے .کرگر ۱۹۵۳ میں کنڑ صوبے کے مزاردره گاوں میں پیدا هوئے. ۱۹۷۷ میں کابل یونیورسٹی سے فلسفے اور سوشیل سائنس میں بی ، اے کیا. انھوں نے ۱۹۷۳ سے کہانی لکھناشروع کیا. اب تك ان کے افسانوں کے دومجموعے اورکئی دیگر کتابیں شائع هوچکي هیں.

عبدالقیوم کریم

کابل - ۱۹۸۸

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

PROPERTY OF ACKU 6695

سانپ

لندن سفید رنگ کے دھند میں ڈوباھواتھا.ہرجگہ دھندہی دھند تھی ، سفید رنگ کی دھند.سہ پہر.کاوقت تھا اوردم بدم اندھیرا ھوتا جارہاتھا.تاریکی کے ساتھ ساتھ دھند بھی سرمئی رنگ کی ہوتی جارہی تھی . بارش کی پھوار پڑرہی تھی. پھوار اتنی باریك تھی کہ وہ بھی دھند میں مل جاتی تھی اورآدمی فقط اس کی رطوبت کوہی محسوس کرپاتاتھا.

دریائے ٹیمز جسکا رنگ دھند نے سرمئی کردیاتھا، بغیر کسی آواز کے آگے کی طرف گھسٹ رہاتھا اوروہ پل جواس دریاکے دونوں کناروں کوملاتاتھا، اس دھند میں بہ مشکل نظر آرہا تھا. اس وقت میں اس پل سے گذر رہاتھا.

میں نے پل کے دوسرے سرے پرنظرڈالی،دھند کے بادل سے وہ آخری سراچھپ ساگیاتھا. مجھے ایسالگاکہ گویا خواب دیکھ رہاھوں. ایک بار پھرپل کے دوسرے سرے کی طرف نظریں اٹھائیں لیکن پھر بھی وہ نظرنہ آیا. دھند تھی . میں نے اپنے آپ سے کہا:

– یہ بھی مستقبل کی طرح نظرنہیں آرہاھے.

اسی وقت میں نے ایک شخص کودیکھاجوپل کی دیوار پرجھکاھوادریاکو دیکھ رہاتھا. میرے پاؤں کی چھاپ سن کراس نے اپنے آپ کودرست کیا. وہ ایک لمبے قدکاآدمی تھا.اس کے شانے اندرکوجھکے ہوئے تھے.کسی حد تک

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

کبڑانظر آرہاتھا۔لمبااوورکوٹ پہنے ہوئے اورپیٹ کواپنی آنکھوں تک مڑے ہوئےتھا۔ میں چاہتاتھاکہ اس کے پہلوسے بے سروصدا گذرجاؤں کہ اس نے کہا۔

- دیکھتے ہو،بالکل سانپ کی طرح چل رہاہے

میں رک گیا۔آدمی نے ہاتھ سے دریا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، پھر کہا:

- بالکل سانپ کی طرح چل رہاہے۔

ذرا سامیں نے بھی پل کی دیوار سے اس دھند میں سے دیکھا کہ دریاکاپانی بغیر کسی آوازکے آہستہ آہستہ آگے چل رہاہے۔

اس شخص نے اپنے ہاتھ پل کی دیوار پرمارے اورکہا:

- کیا تمہیں پل پسند ہے؟

مجھے اس کاسوال پسند آیا۔ میں مسکرایااورکہا:

- ہاں ، مجھے پل اچھا لگتاہے۔

اس شخص نے اپنا منہ میرے کان کے قریب لاکرکہا:

- یہ دنیا پل کی طرح ہے ، جس پرسے گذرجاناہی چاہئے ،نہ یہ کہ اس کے اوپرگھربنانا۔

میں پھر مسکرآیااورکہا:

- یہ ایک مشرقی عقیدہ ہے۔

اس شخص نے میری ہاں میں ہاں ملاکرکہا:

- ٹھیک ہے،یہ ایک ہندوستانی عقیدہ ہے۔ جسکومیں نے ہندوستان میں

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

جانا. میں نے پوچھا:

- کیا تم ھندوستاں جاچکے ھو؟

وہ پھر اپنا منہ میرے کان کے قریب لایا اورکہا:

- میں وہاں کام کرتاتھا.

اس کے منہ سے شراب کابھپکااُٹھ رہاتھا.ہم دونوں چلنے لگے. یہ شخص مسلسل باتیں کئے جارہاتھا اور اس کی باتیں ھندوستاں کے بارے میں تھیں، یہاں تك کہ ہم ایک گھرکے قریب پہنچ گئے یہ دومنزلہ گھرتھا.اس کی کھڑ کیاں سڑك کی طرف کھلتی تھیں اور اس میں ایک چھوٹا سا باغ تھا.اس گھرکی دیواروں کارنگ سرمئی تھا.دھند کے رنگ کاجو اس وقت سب جگہ پرچھایاھواتھا.آدمی رك گیا اور کہا:

- آئیے ،یہ میرا ہی گھرھے.

میں اس کے پیچھے پیچھے ھولیا.اس نے دروازہ کھولا اورہم داخل ھوگئے. سب جگہ تاریکی ہی تاریکی تھی اورایک خاص قسم کی مہك آرہی تھی. میں نے پوچھا:

- یہ مہك کاھے کی ھے؟

-زعفران کی خوشبوھے . اس خوشبوسے مین ھندوستاں میں آشنا ھوا تھا. یہ خوشبومجھے بہت اچھی لگتی ھے.

جس وقت اس نے بتی جلائی میں ایک دم حیراں ھوگیا، ھرطرف سانپوں کی تصویریں تھیں. مختلف قسم کے سانپوں کی تصویریں. جب اس نے مجھے متعجب دیکھا، زورسے ہنسا. ہنستے ھوئے اس کے جھکے ھوئے

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

کند ھے ہلنے لگے ۔ اس حال میں اس نے کہا:

- مجھے یہ اچھے لگتے ہیں. مجھے یہ بہت پسند ہیں.

آہستہ آہستہ وہ سیڑھیاں چڑھنے لگااورمیں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلاگیا.اب اس نے ہنسنابند کردیاتھا۔ اس کاسانس تیزی سے چل رہاتھا۔ اس نے کہا:

- کیا تمھیں معلوم ھے ، ھندوستاں میں لوگ سانپوں کی عبادت کرتے ہیں؟

میں نے پوچھا:

- آپ کوسانپ کی کونسی اداپسند ھے ؟

اس نے جواب نہ دیا۔ ایک کمرے کادروازہ کھولا اورہم دونوں اس کے ندرچلے گئے .یہ کمرہ بھی مختلف قسم کے سانپ کی تصویروں اورمجسموں سے بھرا ھوا تھا۔ ہرطرف سانپ ہی سانپ، ہرچیزسانپ کی شکل کی تھی، یہاں تک کہ پلنگ اور کرسیوں کے پائے بھی سانپ کی شکل کے تھے۔

اس شخص نے ہم دونوں کے لئے گلاس میں وہسکی انڈیلی .کچھ یرکھڑکی کے شیشے سے باہر جھانکتارہا.سب جگہ دھند تھی اور کچھ نظر ہیں آتاتھا۔ وہ میری طرف پلٹا اور گلاس کوایک ہی بار میں خالی کرتے ہوئے کہا:

- جانتے ھو، چالیس سال پہلے میں ھندوستاں میں تھا.مجھے ریل کے سروے کے لئے وہاں بھیجاگیاتھا۔ اس وقت میری عمر تیس سال تھی.

اس وقت اس شخص کے سرپر ہیٹ نہ تھا اوراس کے سفید بال بجلی کی

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

روشنی میں چمک رہے تھے .اس نے کہا:

– یہ ریل ایک جنگل سے گذرنے والی تھی. ہماری ٹکڑی اس جنگل کے قریب خیمہ زن تھی اورہم نے روزمرہ کے کاموں کے لئے نزدیک کے گاؤوں سے لوگوں کو ملازم رکھاھوا تھا. انہیں میں سے ایک «رامو» تھا.دبلاپتلاگہرے سانولے رنگ کا.دوسرے گاؤں والوں کی طرح اس نے بھی فقط ایک زرد رنگ کی لنگوٹی باندھی ھوئی تھی. اس کے کالے بال اس کی آنکھوں کی طرح چمک رہے تھے. اس کی آنکھوں میں ایک خاص چیز نظرآرہی تھی. اس کی جیسے کہ کوئی رازھویاکوئی کہانی.ایک ناتمام کہانی. مجھے راموپسند آگیا.وہ کبھی نہیں ہنستاتھا. وہ بڑے صبراور حوصلے کا آدمی تھا. اس کی خاموشی میں ایک عظمت پوشیدہ تھی. گھنٹوں میرے نزدیک بیٹھتا اورمیں اسے لندن، وھاں کی تھذیب اور کارخانوں کے بارے میں باتیں کرتارہتا... وہ بڑے غورسے میری باتیں سنتا. صرف میری باتوں کے آخر میں معنی خیز مسکراہت کے ساتھ مجھ سے کہتا:

–صاحب ، یہ دنیا توایک پل کی طرح ھے جس سے گذرجانا ہی چاہئے ، نہ یہ کہ اس پرگھربنانا.

اس کی اس بات کامیرے پاس کوئی جواب نہ تھا. میں اس کی آنکھوں کی طرف جن میں ایک ناتمام کہانی پنہاں تھی، دیکھتا اور وہ بھی میری طرف اس پرعظمت خاموشی سے دیکھتا رہتاتھا. ایک دفعہ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ شادی کیوں نہیں کرتا.اس نے کہا:

– صاحب ، یہ دنیا توایک پل ھے . اس پرسے گذرجاناچاہئے نہ یہ کہ اس

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

پر گھر بنانا.

اس کی انکھوں میں راز ہی راز پنہاں تھے .ایک روز میں جنگل سے گذررہاتھا. رامو بھی میرے پیچھے پیچھے آرہاتھا .اچانك میں‌نے ایک پھن دارسانپ کو دیکھاکہ جھاڑی میں‌سے ہماری طرف حیرت سے دیکھ رہاتھا. میں ڈرگیا اورمیں نے فوراً ہی اپنی بندوق کی نالی اس کی طرف کردی.ایک دم رامو نے بندوق کی نال زورسے دوسری طرف گھماتے ہوئے کہا:

- صاحب اس کومت مارنا.

میں نی پوچھا:

-کیوں ؟

اس نے کہا:

- شاید یہ نرھو اور اس کی مادہ آپ سے اس کاانتقام لے.

میں نے دوبارہ سانپ کی طرف دیکھاجواسی طرح گھور گھورکے ہماری طرف دیکھ رہاتھا. مجھے لگاکہ اس کی آنکھیں بھی رامو جیسی ہیں اور ان میں بھی کوئی راز پنہاں ھے .کوئی ناتمام کہانی چھپی ہوئی ھے. رامو اسی طرح اپنی پرعظمت خاموشی کے ساتھ میری طرف دیکھ رہاتھا.میں نے اس سے پوچھا:

- تویہ باتیں کہاں سے جانتا ھے ؟

اس نے جواب دیا:

- گاؤں میں ہم سب یہ باتیں جانتے ہیں.

میں ہنس دیا. ایک روز پھر ہم جنگل سے گذر رھے تھے.ایک چیتے کو

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

دیکھا۔میں نے اس پر گولی چلادی۔ چیتا جھاڑیوں میں چلاگیا۔ میں نے ان جھاڑیوں میں زرد رنگ کا جسم دیکھا۔ سوچاکہ شاید چیتا زخمی ہوگیا۔ میں نے پھر نشانہ باندھااورگولی چلائی ۔ایک شخص کی چیخ سنی۔ میں ادھر بھاگا ،دیکھاکہ ایک سانولاھندوستانی پیلے رنگ کی لنگوٹی کے ساتھ خون میں نہایا ہواھے۔

رامو جھکا۔اپنی اسی پرعظمت خاموشی کے ساتھ اس نے اس جسم کودیکھا اورسر اٹھاتے ہوئے کہا:

- صاحب ،یہ میرا بہنوئی ھے۔

میں نے پریشانی میں اس سے کہا:

- میں نے یہ کام قصداً نہیں کیا۔

رامو نے سرہلاتے ہوئے کہا:

-صاحب، وہ پل سے گذرگیا۔

رامو اس لاش کواپنے ساتھ گاؤں لے گیا اورکئی دن تک واپس نہ آیا۔ایک رات کومیں خیمے میں بستر پرلیٹاھواتھا۔ شمع جل رہی تھی لیکن مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔ رات آدھی گذرچکی تھی۔ میں نے دیکھاکہ خیمے کے کپڑے کو کسی نے چھری سے پھاڑا۔یہ ایک عورت تھی۔ وہ اندر آگئی۔ ڈرکی وجہ سے میرا جسم بے حرکت ہوگیا۔اس جواں عورت کی آنکھیں شمع کی روشنی میں چمک رہی تھیں بالکل اسی طرح جیسے اس جنگل والے پھن دار سانپ کی یا رامو کی۔ ان آنکھوں میں بھی راز پنہاں تھے او ر ایک ناتمام کہانی ان میں پنہان تھی۔مجھ میں ہلنے کی طاقت نہ تھی جیسے کہ مجھ

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kalhir) 03037619693

پرکسی نےجادو کردیا ہو. موت میرے سامنے کھڑی تھی. وہ عورت آہستہ آہستہ میری نزدیک آئی اور اس نے اپنا چھری والا ہاتھ ہوامیں بلند کیا. چھری روشنی میں چمکی لیکن اسی.وقت کوئی دوسرا شخص خیمے میں آگیا. اس نے عورت کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑلیا. اس عورت نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن اسی کشمش میں شمع گرگئی اور خیمے میں تاریکی چھاگئی.میں‌نے بعد میں چیخ کی آوازسنی اوردیکھاکہ کوئی خیمے سے باہربھاگ گیا. جب شمع روشن کی تو میں نے دیکھارامومیرے بستر کے قریب پڑاھواھے اوراس کے سینے سے خون نکل کربہرہاھے. اس وقت اس کی آنکھوں میں نہ وہ روشنی تھی اور نہ وہ راز. میں اس کے قریب بیٹھ گیااور رامو نے آہستہ سے کہا:

– صاحب اس عورت سے خبرداررہنا.یہ میری بہن ھے . تم نے اس کے شوھرکوماردیاھے اور وہ تم سے اپنے شوھر کابدلہ لے گی.

کچھ لمحوں کے لئے وہ خاموش ھوگیا. اب اس کاچہرہ سپاٹ تھا.کسی قسم کادرد وکرب نظر نہ آتا تھا.آہستہ آہستہ اس نے کہا:

– صاحب ، میں بھی اس پل سے گذرگیا.

میں نے پہلی اور آخری مرتبہ اس کے چہرے کے اوپرمسکراہٹ دیکھی.پھر وہ مسکراہٹ ختم ھوگئی اور وہ مرگیا. اس کے دوسرے دن میں اس عورت کی تلاش میں گاؤں گیا . اس کانام گیتا تھا اور وہ انیس سال کی تھی.اس کاکوئی رشتہ دارنہ تھا.میں نے اپنی ملازمت ترك کردی .میں نے وایسرائے سے اجازت لی اوراسے اپنے ساتھ لندن لے گیا.میں نے اس کو

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

سکھانے سمجھانے کی جتنی بھی کوششیں کیں وہ بے نتیجہ رہیں. وہ ایک لفظ بھی نہیں بولتی تھی اور ہمیشہ خاموش رہتی تھی. رامو کی طرح میں نے اسے بھی کبھی ہنستانہ دیکھا.ہر روز وہ اسی کھڑ کی میں بیٹھ جاتی اور دریا کودیکھتی رہتی.بعد میں اس نے مجھ سے قلم، کاغذ اور دوات مانگ لی اورتصویریں بنانا شروع کی لیکن وہ سب تصویریں سانپوں کی تھیں، مختلف قسم کی سانپوں کی. یہ ساری تصویریں جوتم دیکھ رہے ہوں،اس کی ہی بنائی ہوئی ہیں . تمام دن تصویریں بناتی رہتی اور دیواروں پر لگاتی رہتی .

ایک رات کچھ آوازیں باورچی خانے سے سنائی دیں تومیں بیدار ہوگیا.بعد میں میرے کمرے کادروازہ کھلا اور گیتا اندرآگئی .باورچی خانے کی چھری اس کے ہاتھ میں تھی .میں نے جلدی سے بتی جلائی اور دیکھا کہ اس کی آنکھیں چمک رہی ہیں، بالکل اس پھن دار سانپ کی طرح جسے میں نی جنگل میں دیکھاتھا.اس کے چہرے پرکسی قسم کے غم وغصے کے آثار نہ تھے.وہ میرے نزدیك آگئی. اسے اس حالت میں دیکھ کر میں اپنی پوری قوت کے ساتھ چیخا:مدد!

میری آوازکمرے میں گونج اُٹھی اور شیشے لرزنے لگے. گیتاوہاں سے بھاگ گئی اور اپنے کمرے میں چلی گئی .میں بھی اس کے پیچھے پیچھے بھاگا اور اس کے کمرے کوباہر سے تالالگادیا.اس کے بعد سے میرا معمول بن گیا کہ رات کومیں اس کے کمرے میں تالالگادیتا. پھرگیتا روز بروز پژمردہ سے پژمردہ ترھوتی گئی. اس نے تصویریں بنانی بھی چھو ڑدیں. اب

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

وہ صرف شیشے کے پیچھے سے دریا کو دیکھتی رہتی تھی۔

ایک روزجومیں گھرواپس ایا توگیتا گھرمیں نہ تھی ۔ ھرجگہ اس کو تلاش کیا لیکن کہیں نہ ملی ۔ میں نے پولیس میں رپورٹ کی تو پولیس کو اس کابے جاں جسم یہاں سے بہت دور دریاسے ملا۔

اس شخص نے دوبارہ اپنا گلاس خالی کردیا۔میں نے دیکھا اسکی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہیں۔ اس حال میں اس نے کہا:

- میں قاتل ہوں!

میں نے وہاں سے اٹھتے ہوے کہا:

- اچھا تومیں چلتا ہوں۔

وہ میرے ساتھ نیچے آیا۔ اب سب جگہ تاریکی ہی تاریکی تھی اورسڑك کے چراغ اس دھند میں چمك رہے تھے۔ پل پرجب ہم پہنچے تو اس نے کہا:

- دنیا ایک پل کی طرح ھے۔

وہ وہیں ٹہر گیا۔ میں اس سے چند قدم فاصلے پرجاکر رك گیا اور اسے دیکھاکہ وہ پل کی دیوار سے جھکاھوا دریا کے پاني کو دیکھ رہاھے۔ میں نے اپنا راستہ لیا۔ اب بھی بو ندیں برس رہی تھیں ۔اس دھند میں، میں نے اپنے پیچھے اس شخص کو دوبارہ سنا کہ بلند آواز میں مجھ سے پوچھ رہاھے:

- تمہیں پل کیوں پسند ھے ؟

میں نے جواب نہ دیا۔اب میں پل کے دوسرے کنارے تك پہنچ چکاتھا۔

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

موسکا

اس کی بڑی بڑی سیاہ خمار آلود آنکھیں مجھے بے ساختہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں اور میں اس کے قریب چلاجاتاھوں، اسے بغور دیکھتاھوں، کہیں ایسانہ ھوکہ میں نے غلطی کی ھو. اس کی آبروئیں بھری بھری اور ایک دوسرے سے ملی ھوئی ہیں،اس کی ناك ستواں، باریك جس میں اس نے لونگ پہنی ھوئی ھے ، اس کاچھرہ گول مہتابی اور گردن لمبی صراحی دارھے . اس کے ھونٹ سرخ اور سرکاٹیکہ اس کے ماتھے پہ سجاھواھے. اس کی لمبی چوٹیاں اس کے بازوؤں پر بید مجنوں کی طرح لیٹی ھوئی ہیں.اس کی سیاہ قمیض کاگریباں مسگ گیاھے اورمیری نگاہیں قمیض کے نیچھے کی خوبصورتی پرجمی ھوئی ہیں. اگر چہ وہ مسکرارہی ھے لیکن مجھے اس کے مسکراتے ھوئے ھونٹوں پرایک عجیب سی تلخ مسکراہٹ نظرآتی ھے. دورعقب میں ایک سیاہ رنگ کا خیمہ نظر آرہاھے جہاں ایک اونٹ بیٹھا ھوا جوالی کررہاھے. ایک بڑھیا سیاہ توے کے اوپر روٹی پکارہي ھے اورخیمے کے داہنی طرف کچھ بھیڑیں ادھرادھر مٹر گشت کررہی ہیں اورایسا لگتا ھے کہ اس کے برابر کھڑے بڑے کتے کی نیت ان بھیڑوں کی طرف کچھ اچھی نہیں ھے. ہاں یہ خانہ بدوش ھے.میری خانہ بدوش. میرے ملك کی خانہ بدوش کہ شاید اس کادل اس فریم سے بھرچکاھو. وہ پھرمیری طرف دیکھتی ھے جیسے کہ وہ چاہتی ھے کوئی اسے بلائے. میں اسے

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

بلاتاھوں:

– نکل آ ! تاکہ ہم باتیں کریں. میرادل بھی اس جگہ سے بھرچکاھے . میں بھی تمھارا ہم وطن مسافرھوں.

وہ مجھ سے پوچھتی ھے:

– تم یہاں کیاکرتے ھو؟

جواب دیتاھوں:

– نہیں معلوم ،یہ دنیا بڑی ھے. میں بھی تمھاری طرح اس میں سرگرداں ھوں.

پھروہ تلخ ہنسی ہنستی ھے. یاتووہ ڈرتی ھے یاشرماتی ھے کہ اس میں سے باہر آئے. یاشاید اس بھیڑ بھڑکے کو یا اس ہال کی گرمی، سگرٹوں کے دھوؤں، وہسکی کے بھپکوں ، مردوں اور عورتوں میں سے اٹھتی ھوئی تیزخوشبووں اور پسینوں کے لپٹوں کووہ برداشت نہیں کر سکتی، شاید اس ہال کے فانوسوں کی روشنی اس کی آنکھیں برداشت نہیں کرسکتی ، ہرطرف عورتیں اورلڑکیاں رقصاں ہیں اور ان کے قیمتی لباس ان کی مرکیوں سے گھوم رھے ہیں . ان عورتوں کی آنکھوں سے ھوس اور شہوت برس رہی ھے. شراب کے ہرگھونٹ سے ان کے ھونٹ سرخ تر اور پرشھوت ترھوتے جاتے ہیں اور وہ ایک خاص اداسے اپنے ھونٹوں کواپنے سفید رومالوں سے صاف کرتی جاتی ہیں. میں اس خانہ بدوش کی سرگرداں آنکھوں کو دیکھتا ھوں جو ان عورتوں کو کاغذ کے سفید، نرم ونازك رومالوں کوٹوکری میں ڈالتے ھوئے دیکھ لیتی ہیں. میں اس طرح کڑاھوا اس خانہ بدوش کی آنکھوں میں

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

آنکھیں ڈالتاھوں اور آہستہ سے پوچھتاھوں:

– تمہارانام کیاھے؟

مسکراتی اور شرماتی ھوئی جواب دیتی ھے:

– موسکا.

اس ہال میں مہمان مرد اور عورتیں لڑکے اور لڑکیاں کھڑے بیٹھے ھوئے ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف ہیں. ایک طرف دیکھتاھوں کہ ایک شخص ایک عورت کی گردن میں جس کے سنہرے بال ہیں اپنے بازو حمایل کردیتاھے اورباتوں کے دوران اس کو چومتابھی جاتاھے :میں دل ہی دل میں سوچھتاھوں: کاش یہ منظر موسکا نہ دیکھے! لیکن میں دیکھتاھوں کہ موسکا کی پیشانی شرم وحیاسے بھیگ چکی ھے. دوسری طرف دیکھتاھوں کہ ایک جواں شخص ایک لڑکی کی حنائی رنگ کے بالوں سے ہٹ کیلیاں کرتاھوا اس کے کان میں اپنی محبت کانغمہ الاپ رہاھے. میں موسکاکی خمارآلود آنکھوں کی طرف دیکھتاھوں اور ایسا لگتاھے کہ اس کی آنکھیں ایک نقطہ پرمرکوز ہیں. شاید وہ اپنے آپ کچھ سوچھ رہی ھے. وہ اپنا گھڑا اٹھائے درے کی طرف جارہی ھے. جہاں ایک گڈریادرخت سے ٹیك لگائے بانسری سے ایک غمگین نغمہ الاپ رہاھے. موسکاآہستہ آہستہ ان کی طرف جاتی ھے. گڈریا بانسری بجانا بند کردیتاھے اوراٹھتا ھوا اس کی طرف بڑھتاھے لیکن جیسے ہی موسکا اس کی یہ پیش روی دیکھتی ھے وہاں سے بھاگ جاتی ھے اور گڈریا گانے لگتاھے کہ «اس درے کاہرپودا دواھے کیوں کہ ان سے لڑکیوں کی چادریں چھوگئی ہین». وہ

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

موسکا کے پیچھے دوڑتاھے۔

میں دیکھتا ھوں کہ موسکا کے ھونٹ لرزنے لگتے ہیں جیسے کہ وہ نیند سے جاگ گئی ھو،وہ تیزی سے اپنی پلکیں جھپکاتی ھے۔ ایک مست لڑکی کے ہنسنے سے جوکسی جواں لڑکے کی ہنسادینے والی بات پربہت زورسے قہقہہ لگاتی ھے میری خیالوں کاسلسلہ ٹوٹ جاتاھے۔ موسکا میری طرف دیکھتی ھے اورپوچھتی ھے:

-کیابات ھے ؟

مجھے بھی نہیں معلوم کہ اسے کیاجواب دوں.میں اسے ایک مرتبہ پھر آواز دیتاھوں:

- باہر آجاؤ نا!

اس مرتبہ جیسے کہ اس نے جرئت پیدا کرلی ھو، آہستہ آہستہ شرماتی ھوئی میرے نزدیك آجاتی ھے۔ اپنے پھٹے ھوئے میلے ہاتھوں کو اپنے چادر میں چھپالیتی ھے.اس کے ہاتھوں سے گوبرکی بدبو آرہی ھے.وہ جس طرف بھی دیکھتی ھے ادھرسب عورتوں،مردوں ،بوڑھوں اور جوانوں کے سفید سفید ہاتھ خوشبوؤں سے بھرے ھوئے نظر آتے ہیں۔ اس وقت وہ اپنے میلے ہاتھوں سے شرماتی ھے۔ اس کی نگاہ جہاں بھی پڑتی ھے دیکھتی ھے کہ ان سب کے ہاتھوں میں وہسکی سے بھرے ھوئے جام ہیں۔ آہستہ سے مجھ سے پوچھتی ھے:

- کیا کوئی مجھے یہاں ایک گیلاس پانی دے گا؟ میں بہت پیاسی ھوں۔

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

میں اس کے لئے پانی لاتاھوں ۔ وہ مجھ سے منہ پھیر لیتی ھے، اپنی سرپرہاتھ رکھتی ھے، پانی پیتی ھے اور خداکاشکرادا کرتی ھے۔ اپنی میلی آستین سے ھونٹ صاف کرتی ھے اور مجھ سے آہستہ سے پوچھتی ھے:

- یہ کون ہیں؟

میں ادھر دھر دیکھ کرمطمئن ھوجاتاھوں کہ کوئی مجھے دیکھ تونہیں رہا، اورکہتا ھوں کہ:

- یہ سب غیرملکی ہیں.

اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ میں نے اس سے ٹھیک بھی کہاھے یانہیں،کیوں کہ وہ ان سب چیزوں سے ناآشناھے۔ اس کی ماں نے اسے ایک لمبے سفرمیں مقر کے دشت سوزاں میں جنم دیاتھا اور جب سے اس نے ھوش سنبھالاھمیشہ خشک کانٹوں سے بھری ھوئی وادیاں، پہاڑاوردریا دیکھے یا سیاہ رنگ کے خیمے اور اونٹوں کے کارواں ۔ میں اسے سمجھانے کی کوشش کرتاھوں لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ: یہ غیر ملکی بھی انسان ہیں لیکن ان کے ہاتھ اتنی پاك صاف کیوں ہیں ،ان کے لباس اس قدر نئے کیوں ہیں، ان کے ہاتھ ان کے چہرے کیوں اس قدر سرخ وسفید ہیں، ان کے بچوں کے ہاتھ کیوں پھٹے ھوئے نہیں ہیں، ان کے جسموں پرپھٹے ھوئے کپڑے کیوں نہیں ہیں، ان کے رنگ ایسے سرخ وسفید کیوں ہیں؟ اوراسی طرح کے بہت سارے سوال. ہرشخص کو وہ گھبراکردیکھتی ھے .عورتوں کے زیورات بجلی کی تیزروشنی میں چمك رھے ہیں.گلے کے ھار سفید سفید گردنوں میں اورسونے کی باریك چوڑیاں ہاتھوں میں بہت دلکش معلوم ھوتی

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

ہیں. کیوں کہ یہ خود بھی عورت ہے ، اس کی نگاہیں زیورات پرجم جاتی ہیں اور حیرت سے اس کامنہ کھلارہ جاتاھے .میں اس سے پوچھتا ہوں.

-باہرنہیں چلوگی؟

وہ فوراً ہی مان جاتی ھے اور کہتی ھے کہ :

- یہاں میرادم گھٹاجاتاھے ، چلوباھرچلیں!

میں چاہتاھوں کہ اسے اس بلڈنگ کی آٹھویں منزل سے لفٹ کئے ذریعے نیچے لاؤں. ہم دونوں لفٹ میں داخل ھوتے ہیں.اس کی آنکھوں میں بد گمانی کے آثار پیدا ھوجاتے ہیں لیکن میں اسے اطمینان دلاتاھوں کہ اس مشین سے جلدی نیچے جاسکیں گے. وہ پوچھتی ھے :-یہ کیاھے ؟

اس سے پہلے کہ میں اس کے سوال کاجواب دیتا ، لفٹ نیچے جانے لگتی ھے. تعجب اور ڈرسے موسکا کے گلے سے گھٹی ہوئی آواز نکلتی ھے لیکن میں اسے بتاتاھوں کہ یہ لفٹ ھے اور بجلی سے چلتی ھے.

اس کی اب بھی سمجھ میں نہیں آتا اور میں بے دھیانی میں اس کے پیر پر پیررکھ دیتا ہوں.وہ چیختی ھے :

- تم نے تو میرا پیرہی کچل دیا!

میں دیکھتا ہوں کہ اس کامیلا پیرمیرے پیرکے نیچے آگیا ھے. ہم دونوں لفٹ سے نکل کر بازار میں داخل ھوتے ہیں. ایک چوڑی سڑک ھے ، موٹریں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہی ہیں ، سڑک کے دونوں جانب خوبصورت اونچی اونچی عمارتیں کھڑی ہیں ،،بجلی کے سائن بورڈز چمک رھے ہیں، میں ان کو پڑھنے کی کوشش کرتاھوں :

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar: M. Mazhar Kathia) 03037619693

((ستارہ کیفے ، سنہرے مرغے کاتھیٹر ، مولنروژعیش کی دنیا ، علاوالدین کادیا ، سنہرا...)) اورموسکا میراہاتھ مضبوطی سے تھام لیتی ھے . وہ ڈرتی ھے کہ میں کہیں گم نہ ھوجاؤں. دکانوں کے شیشوں سے عورتوں کی تصویریں نظرآتی ہیں. بجلی کے قمقمے جل اور بجھ رھے ہیں. کیفے لوگوں کواپنی طرف متوجہ کررھے ہیں. بھنےھوئے مرغ شیشوں کے پیچھے سے رکھے ھوئے نظر آتے ہیں. میں دیکھتا ھوں کہ موسکا کے منہ میں پانی بھرآتاھے اور وہ اسے نگل جاتی ھے . کچھ قدم آگے شہوت انگیں برہنہ عورتوں کی تصویریں لگی ھوئی ہیں. میں کوشش کرتاھوں کہ موسکا انہیں نہ دیکھ پائے لیکن اس کی نگاہ ان پرپڑجاتی ھے اور وہ شرم سے اپنا منہ دوسری طرف پھیرلیتی ھے اور مجھ سے بھی کچھ نہیں کہتی. داہنے ہاتھ کی طرف ایک تنگ وتاریک گلی ھے. میں دیکھتا ھوں کہ وہاں کچھ نیم برہنہ عورتیں ہیں اور ہر آنے جانے والے پر کوئی گند جملہ اچھال دیتی ہیں. اس بار موسکا انہیں برداشت نہیں کرپاتی اور مجھ سے ہنستے ھوئے پوچھتی ھے :- یہ یہاں پرکیاکررہی ہیں؟

میری سمجھ میں نہیں آتاکہ میں اسے کیاجواب دوں. جھوٹ بھی بول نہیں پاتا. فقط اتنا کہتاھوں کہ :

- یہ بری عورتیں ہیں.

اسے یاد آتاھے کہ ایک بار وہ اپنے باپ کے ساتھ بنگال میں کسی شہرمیں گئی تھی . اس نے ایسی عورتوں کودکھاتے ھوئے کہاتھاکہ وہ بری عورتیں ہیں.

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

میں اطمینان کا سانس لیتا ھوں اور اپنے دل میں کہتا ھوں کہ:

- خدا کا شکر ھے اس جھنجٹ سے نجات ملی.

تقریباً شام ھو چکی ھے اور ہم آہستہ آہستہ شہر کے مرکز سے گاؤں کی طرف چلنے لگتے ہیں.

سویٹزرلینڈ خود ایک خوب صورت جگہ ھے اور خاص طور پر شہر ((لوزاں)). جیسے ہی آپ چھوٹی سڑکوں سے گذریں، آپ کی نگاہیں سرسبز پہاڑیوں پر پڑتی ہیں جو درختوں سے بھری ہوئی ہیں. ان پہاڑیوں پر جگہ جگہ کج مج سڑکیں بنی ہیں، پہاڑیوں پر، ٹیلوں پر لکڑی کے گھر نظر آتے ہیں. یہ گاؤں خاص طور پر بہت خوب صورت ھے. اس جنگل کو دیکھتا ھوں. موسکا نے میرا بازو پکڑا ھوا ھے. میں اس سے ان گاؤں اور ٹیلوں کے بارے میں باتیں کرتا ھوں. بارش کی بوندیں گرنے لگتی ہیں اور موسکا اپنے آپ کو اپنی سیاہ چادر سے ڈھکتے ہوئے مجھ سے کہتی ھے :

- مجھے سردی لگ رہی ھے !

میں اس سے کہتا ھوں:

- جلدی ہم ایک گرم جگہ جائیں گے اور وہاں کچھ کھائیں گے.

وہ مجھ سے پوچھتی ھے :

- کیا یہاں بھی لڑکیوں کی شادی زبر دستی کردی جاتی ھے ؟

میں تعجب سے پوچھتا ھوں:

- کیامطلب ؟

وہ جواب دیتی ھے!

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

- ہم خانہ بدوشوں میں رواج ہے یا تو لڑکی کی بچپن میں ہی منگنی کردیتے ہیں یا پھر زبر دستی اس کی شادی.

- تعجب کی بات ہے!

- کیا تمہیں اپنے ملک کے بارے میں کچھ معلوم نہیں؟

میں جلدہی اس کی ہاں میں ہاں ملاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ:- ایسا ہی ہے. لیکن حقیقت میں میرا دھیان ادھر نہ تھا اور میں بھولا ہوا تھا کہ اس وقت میری انجل میرے انتظار میں آنکھیں بچھائے ہوئے ہوگی.

موسکا مجھ سے کہتی ہے:

- میری باپ نے بھی میری منگنی اپنے بھتیجے سے بچپن میں کردیتی تھی. شاید کچھ عرصہ بعد ہماری شادی ہوجائے.

اگرچہ میری بیشتر توجہ ادھر ادھر سرسبز جنگل، ٹیلوں اور پہاڑیوں پر بنے ہوئے مکانوں کی طرف ہے لیکن پھر بھی میں موسکا کی بات پر دھیان دیتا ہوں. اس لمحے مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ سارے گھر سیاہ خیمے بن گئے ہیں. ان گاؤوں پر پھیلے ہوئے پہاڑ سے اٹھتے ہوئے سفید بادل مجھے ایسے لگے جیسے کہ ان خیموں میں سے دھواں اٹھ رہا ہو. مجھے اپنے وطن کے بچوں کی زندگی یاد آجاتی ہے اور میں تصور کرتا ہوں کہ یہ دھواں اس آگ سے بلند ہورہا ہے جو روٹی پکانے والی توے کے نیچے جل رہی ہے...

حسد کرتے ہوئے موسکا سے پوچھتا ہوں:- تمہارا آدمی خوبصورت ہے؟

اپنی پیشانی پہ بل ڈالتے ہوئے وہ کہتی ہے:

- ایسا خوبصورت جیسے آدم خان درخانے کا آدم خاں.

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

کنکھیوں سے مجھے دیکھتی جاتی ہے. شاید اسے میرے حسد سے لذت مل رہی ہو.موسکاکھتی ہے :-بلندقدکالے بال، بڑی بڑی آنکھیں ، بھری بھری بھویں ، خوبصورت چہرہ، پھیلاھواسینہ ،نوکیلی مونچھے...

میں اس کی ساری باتوں کواپنی ذہن میں مجسم کرتاھوں. میں موسکاسے پوچھتاھوں :- اس کانام کیاھے؟

- کجیر.

میں‌ایک بار پھرکجیرکی تصویرکواپنی ذہن میں مجسم کرتاھوں اورایک مرتبہ دیکھتاھوں کہ یہی کجیرخیمے کے برابر میں کھڑاھوا، بندوق لئے میری طرف نشانہ باندھ رہاھے. میری سمجھ میں نہیں اتاکہ کیابات ھے. لیکن تعجب سے دیکھتاھوں کہ موسکا میراہاتھ چھوڑکر خیمے کی طرف بھاگتی ھے. میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیاھوا.موسکا کاچھرہ اس کی سیاہ رنگ کے چادر میں آہستہ آہستہ دور اور چھوٹا وتا چلاجاتاھے. میں اپنا چہرہ اس جوان خانہ بدوش کی طرف کرتاھوں اور وہ اسی لمحے مجھ پرفائر کرتاھے.اس کی بندوق کی نالی سے خاکی رنگ کا دھواں نکلتاھے.

اس جوان کے فائر کی آوازسے میں ہوش میں آجاتاھوں اور جب میں اپنا رخ ہال کی طرف کرتاھوں تودیکھتاھوں، موسکا کاچھرہ اس فریم میں مسکرارہاھے.

ہال میں‌مردوں اورعورتوں کے قہقھے بکھرے ہوئے ہیں اور ایک طرف ایک ویٹر شمپین کی بوتل کھول کرمہمانوں کے جاموں میں شمپین انڈیل رہاھے.

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

دیوار کی دراڑ

آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے .کچھ کالے سفید مرغ اورمرغیاں لکڑی کے زینے پر ایک لائن میں بیٹھی ہوئی سو رہی تھیں .کالے رنگ کی بلی غمناک آواز میں میاوں میاوں کررہی تھی اور اس کی آواز گہری خاموشی کے پردے کوچاک کررہی تھی. حبیب نے جوابھی ابھی کام سے لوٹاتھا، پانی سے اپنے ہاتھ منہ دھونے لگا. اس کی ماں اس طرف ایک مجسمے کی طرح حیران پریشان کھڑی تھی اور طبق معمول کسی چیز کی طرف بھی متوجہ نہ تھی .حبیب نے اسے آواز دی:

– ماں ، ماں.....!

ماں نے جواب دیا:

– ہاں ماں صدقے جائے!

حبیب نے پوچھا:

–آج رات کھانے کوکیاھے ؟

ماں نے پھر اسی طرح جواب دیا:

– ہاں ماں صدقے جائے.

حبیب نے پھر شکایت آمیز لہجے میں کہا:

– ماں میں تجھ سے کیا پوچھ رہاھوں اور تو کیا جواب دی رہی ھو!

اس کی ماں نے پھر جواب نہ دیا جیسے کہ اس نے کچھ سناہی نہ ھو.حبیب نے ذراغصے سے آواز دی: ماں!

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

ماں کو ایک چھٹکا لگا. اس کی تصورات کی دنیامیں ارتعاش پیدا ھوا جیسے کہ وہ گھری نیندسے جاگ گئی ھو ، اس نے پوچھا:

- بیٹے کہ تو کیا کہ رہاھے ؟

حبیب سمجھ گیا کہ اس کی ماں کسی اورہی حال میں ھے.وہ اس کے قریب آیا اور پوچھا:

- ماں کیاھوا ، کیا توت گیا ، کیا ختم ھوا کہ توبول نہیں رہی ؟

ماں بولنا ہی چاہتی تھی کہ اس کی آنکھ پھیکے باریك چاند پر پڑی جوکہ صحن کے ببری کی درخت کے شا خوں کے پیچھے سے جھانك رہاتھا. وہ فوراً چلائی:

- حبیب بیٹے جلدی پانی لے کرآ!

حبیب دوڑکہ باورچی خانے میں گیا اور اپنی ماں کے لئے کٹورے میں صاف پانی لے کرآیا. اس نے دیکھاکہ اس کی ماں نے آنکھیں بالکل بند کئے ہیں اور کسی کودیکھنا نہیں چاہتی . حبیب نے حیرانی میں آواز دی:

- ماں،لوپانی لے آیا!

ماں نے کٹورے کو اپنی انگلیوں سے چھوا اور اسے ہاتھوں میں پکڑلیا . اس کے بعد اس کی آنکھیں‌پانی کو دیکھتے ھوئے کھولیں اور اس نے دل ہی دل میں کچھ پڑھا.اسی لمحے ملاکی اذان جوخدا کی بزرگی بیان‌کررہاتھا سنائی دی. حبیب کی ماں نے اپنے ہتھیلیوں پرنظرڈال کرکلمہء شہادت پڑھتے ھوئے کہا:

- حبیب بیٹے! میں‌نے تیری خوش قسمتی دیکھی ، نئے چاند کو پانی

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

میں دیکھا ، خوشحالی ہوگی ، خدا تجھے لمبی عمر دے گا اور تیری مرادیں برآئیں گی.

اس کے بعد اس نے اپنے بچے کا سر اپنے سینے سے لگالیا اوراس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا . اسی وقت اس کی نگاہ سفید بالوں پر پڑی جو اس کی قلموں میں سے کہیں کہیں جھانک رہے تھے .تقریباً چیختے ہوئے اس نے کہا:

– نہ بیوی نہ بچے ، نہ کچھ کھایا ، نہ کچھ دیکھا، تو تو میرے بیٹے بڈھا ہوگیا!

حبیب نے کہا:

– خدا نہ کرے ماں،کیا ہوا؟

ماں نے جواب دیا:

– تیرا سر بھی تیری ماں کی طرح سفید ہوگیا، اللہ توبہ،یہ کیسا وقت آگیا ھے ؟

حبیب نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی ماں کے کندھے جو اس کے قد کے مقابلے میں بہت پست تھے پکڑتے ہوئے غرور سے کہا:

– ماں یہ بال دھوپ میں سفید نہیں ہوئے ،جاگنے سے ، چراغ کی روشنی سے اورپڑھنے کی وجہ سے سفید ہوئے ہیں. جب تک مرد زحمت نہ اٹھائے ، مرد نہیں بنتا.

اس کی ماں نے کہا:

– ہاں بیٹا ، میں سمجھتی ہوں. شکر کہ تو مرد ھے لیکن جب میں نے

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

پہلی دفعہ تیرے سفید بال دیکھے تو مجھے رونا آگیا۔

حبیب کو دھکا لگا۔اس نے اپنا چہرہ ماں کی طرف سے موڑ لیا۔ایک دو قدم اس سے دور چلا گیا۔اس کا جی چاہا کہ رو پڑے زور زور سے روئے لیکن شرم سے اس کی آواز گلے میں گھٹ گئی ۔ اس نے یہ شعر پڑھتے ہوئے:

موے سفید را فلکم رایگاں نداد

این رشتہ را بہ نقد جوانی خریدہ ام

(زمانے نے مجھے یہ سفید بال مفت میں نہیں دئے بلکہ میں نے ان کو اپنی نقد جوانی دے کر خریدا ھے)ماں کو مخاطب کیا لیکن ماں نے حبیب کی بات ہنسی میں ٹال دی کیوں کہ وہ سمجھتی تھی کہ حبیب اتنا بڑا نہیں ھے جتنا کہ اپنے آپ کو بنا رہا ھے۔دونوں چپ ہوگئے ۔ اگر بولتے تو ہوسکتا تھا کہ کسی راز سے پردہ اٹھ جاتا اور یا کوئی غم تازہ ہوجاتا ۔ حبیب نے بات بدلی اور کہا:

– ماں کچھ اور بات کر۔

ماں نے کہا:

– میرے بیٹے میں کیا بات کروں؟ کون سی بات کروں؟ میں تو بوڑھی ہوگئی بالکل بوڑھی مرغی کی طرح بوڑھی کڑکڑاتی اندھی مرغی کی طرح۔

اسی وقت ڈھول تاشوں کی آوازیں اور ہنسی کی فوارے پڑوس سے سنائی دئیے۔ اس گھر میں پڑوسی کی لڑکی کی شادی کا جشن تھا۔ وہی لڑکی جس سے حبیب کو پیار تھا لیکن اس نے کسی سے بھی اس کا ذکر نہ کیا تھا۔حبیب نے اشارے سے پوچھا:

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

- ماں پڑوس میں کیا ھوا؟

- ماں نے جواب دیا:

- کچھ نہیں .لیلاکی شادی ھے. ہمیں انھوں نے نہیں بلایا .ہمیں اپنے برابر تھوڑہی سمجھتے ہیں.

حبیب کاچھرہ فق ھوگیا .بالکل چونے کی طرح سفید لیکن اس نے اپنے دل میں کہا:

-ہاں لیلاکی شادی ھے، ہمیں کیا!

لیکن ماں نے حبیب کے حال کونہ دیکھاکیوں کہ اسے اپنا ماضی یاد آگیا.جوانی کی یاد پینتالیس سینتالیس سال پرانی باتیں جب عورتیں اس کی ماں کے پاس آتیں اور درخواست کرتی کہ ان کے لڑکے کو اپنی غلامی میں لے لے. اس کے بعد اسے باجے گاجوں کی آوازیں آنے لگیں کہ وہ دلھن بنی ھوئی اپنے دولھا کے ساتھ شہرسے گذرہی تھی اورلوگ نئی پرانی گھوڑوں گاڑیوں پرسوار ان کے ساتھ چل رہے تھے. کچھ ہی لمحے بعد اسے یاد آیا کہ کس طرح وہ پھلی بار اپنی سسرال میں داخل ھوئی،اسی جگہ جہاں اس کی مرادوں کی منزل تھی .اسی وقت پڑوسی کے گھرسے گانے بجانے کی آوازیں زیادہ آنے لگیں.

کوئی بہت ہی افسردہ آواز میں گارہی تھی:

- چھوڑ بابل کاگھر،مجھے پیاکے نگر آج جاناپڑا.

حبیب نے پوچھا:

- یہ لوگ کیا گارھے ہیں؟

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia)

ماں نے طنزیہ طورپر جواب دیا:

– وہی کہہ رہے ہیں کہ : چھوڑبابل کاگھر مجھے پیاکے نگر آج جانا پڑا. .حبیب نے کہا:

– یہ دنیا عجیب ھے!

ماں نے کہا:

– ہاں میرے بچے ،ایسی ہی بات ھے. قسمت کالکھاھوکے ہی رہتاھے.

حبیب نے کہا:

– درست کہتی ھوماں، ڈھول کی آواز دورسے ہی بھلی لگتی ھے.

اس وقت اسے اپنا باپ یاد آیا، وہ باب جسے اس نے کہیں سڑک پرکبھی کسی چوراھے پردیکھا تھا اور جس نے بڑی سرد مہری سے اس کے سلام کاجواب دیاتھا.اس کی نگاہ اپنی ماں‌کے ہاتھوں پر چلی گئی، وہ ہاتھ جن سے اس نے ساری عمر جھاڑودی ، برتن دھوئے ، کپڑےدھوئے اور سلائی کی تاکہ اپنے بچے کاپیٹ بھرسکے. اسے اپنے باپ کی کمی محسوس نہ ھو اور اسے سوتیلی ماں کے طعنے نہ سنناپڑے. اپنی کم حیثیتی پراسے رونا آگیا اوراپنا ماتھا اس طرح دیوار سے ٹکا جیسے منت کررہاھو.اس کی ماں اس سے ذرا دورکھڑی رورہی تھی. حبیب نے بے اثر باتوں سے ماں‌کی آنسؤوں‌کوروکنانہ چاہا. وہ سمجھتاتھا کہ یہ آنسوں‌ھزاروں‌رنجدیدہ عورتوں کاوہ قیمتی سرمایہ ھے جومرذکی ھوس کاشکار بن کراپناسب کچھ کھو بیٹھتی ہیں‌اور اس کی ماں‌کو ان کی قدر کرنا چاہئے. اسے لڑکیوں‌کی ہنسی سنائی دی جووہ دلہن کو اس کے کمرے میں لیجارہی تھیں.اس کے وجود

for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-70

Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia)

میں آگ لگ گئی اور اس کاجسم اس میں جھلس کررہ گیا. اس کاجی چاہاکہ ایک دم لیلاکودیکھ کراپنی آنکھوں کوٹھنڈی کرے لیکن گھر کی وہ چھوٹی دیوار ان کے بیچ میں ایک پہاڑ بن گئی .اس کے دل میں آیاکہ : یہ کیا زمانہ آگیا کہ مجنوں تودیوارکے اس طرف اپنی جاں دے رہاھے اور دیوار کے اس طرف اس کی لیلاہے فکرکسی اورکے ساتھ خراماں خراماں جارہی ھے!

اس نے زورسے اپنا سردیوار سے پھٹکا، ناخونوں سے دیوار کونوچالیکن کوئی فایدہ نہ ھوا. اس کی سمجھ میں آگیا کہ سب کچھ ختم ھوگیاھے اور زندگی میں کچھ باقی نہیں رہا. اس کی آنکھ درخت کے گڈھے پر پڑی جواسے پھانسی کے پھندے کے لئے مناسب معلوم ھوا لیکن اس کی ماں جو دیوار کوٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی متوجہ ھوئی کہ دیوارمیں دراڑ پڑگئی ھے . وہ زورسے چیخی :

حبیب بیٹے ، دیوار میں دراڑ پڑگئی ،گرنے والی ھے ، دیوارسے دورھوجا! اورحبیب حیران پریشان اس دیوارسے دورھوگیا، جتنے دورکہ ھوسکتاتھا!

# # #
#

for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-70

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

فرشتے کاشکار

میری بیٹی باورچی خانے میں کھڑکی کے نزدیک کھڑی ہوئی تھی. میں پیاز کاٹ رہی تھی اور وہ اپنی گول آنکھوں سے برف گرنے کودیکھ رہی تھی . اس کے انہماك کودیکھ کرمیں‌نے محسوس کیاکہ اسے آہستہ آہستہ زمیں پرشان سے آتے ہوئے برف کے گالے بہت ہی اچھے لگ رہے ہیں . مجھے ایسالگاکہ اسے برف باری نے بالکل مسحورکردیاھے. اس نے میرادامن پکڑتے ہوئے کہا:

- برف کو آسماں سے کون لاتاھے ؟

میرے منه سے نکلا: ملك

اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تومیں نے اضافه کیا: برف کے ہرایک گالے کوایک ایک ملك آسماں سے زمیں تك لے کرآتاھے.

اس نے پوچھا: ملك کون ھوتے ہیں؟

میں‌نے کہا: ملك یعنی فرشتے .

چند دن پہلے ہی میری بیٹی چار سال کی ھوئی تھی . فرشتوں کی اس کوکچھ کچھ سمجھ تھی . فرشتوں کی تصویریں اس نے ان تصویروں والی کتابوں‌میں دیکھی تھیں جومیں نے اس کے لئے ادھرادھرسے بہت مشکل سے اکٹھاکی تھی.فرشتے جوکه خوبصورت سفید سفید پروں‌والے ھوتے ہیں بغیر یقین کئے ھوئے حیرت سے اس نے پوچھا:

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

- ھرایک گالے کوایک ایک فرشتہ زمیں پہ لاتاھے ؟

میں‌نے کہا: ہاں.

وہ کھڑکی سے برف کوگرتاھوا اچھی طرح نہیں دیکھ پارہی تھی. ایک دم دوڑی ھوئی گئی اورجاکے کچھ تکئیے اپنے ساتھ لائی اور ان کوزمیں پررکھ کران پرکھڑی ھوگئی .اس کاقد ان تکیوں کی وجہ سے اونچاھوگیاتھا. اس نے اپنے منہ کوکھڑکی کے شیشے سے لگالیا اورذوق وشوق کے ساتھ برف کے گرنے کودیکھتی رہی. خاموش تھی. میں‌نے اپنی آنکھوں کوجوپیاز کی جھل سے جلنے لگی تھیں مشکل سے کھولااوراپنی بیٹی کی طرف دیکھا.مجھے ایسا لگاکہ وہ برف کے ہرگالے کے ساتھ ایک خوبصورت سفیدبالوں

والاموجود کو دیکھ رہی ھے جوزمیں پہ آرہاھے. اسے ایسا نظر آرہا تھا کہ گویا پوری فضاان خوبصورت سفید بالوں والے موجودات سے جنھوں نے ان برف کے گالوں کو اپنی آغوش میں لے رکھاھے، بھرگئی ھے .میری بیٹی نے میری طرف دیکھتے ھوئے پوچھا: - تھکتے نہی ہیں؟

میں نے کہا:- نہیں.

پھراس نے کہا:- کاش میرے بھی سفید پر ھوتے، میں بھی برف لاتی، کتنا اچھا لگتا!

اس کے بعد وہ زورسے ہنسی. اس کی ہنسی کی آواز مجھے پسند آئی.

پیاز کاٹتے ھوئے میں چھبیس سال پہلے کی باتیں سوچھنے لگی. مجھے یاد آیا کہ ایک دن میں نے بھی اپنی دادی ماں سے یہی پوچھا تھا اور اس

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia)

نے جواب میں کہا تھا کہ : برف کے ہرایک گالے کوایک ملک زمیں پہ لے کر آتاھے۔

میں بھی حیران ہوکر ان سے پوچھاتھا، یہ تھکتے نہیں ہیں؟

اس کے جواب میں دادی ماں نے کہاتھا: نہیں۔

اس کے بعد میں نے پوچھا تھا: ملک کون ہوتے ہیں؟

پہلے تو دادی ماں حیران ہوگئی تھی لیکن بعد میں حسرت سے انہوں نے کہا تھا:

۔ ہم ملک کو دیکھ نہیں سکتے لیکن وہ ہرجگہ ہوتے ہیں۔

اور میں نے بے اختیار ہوکر اپنے چاروں طرف دیکھا تھا اور مجھے کوئی نظرنہ آیا تھا اوردادی ماں نے مزید کہاتھا: ابھی جوتم بیٹھی ہو، ایک ملک تمہارے سامنے ھے، ایک تمہارے پیچھے، ایک تمہارے دائیں کندھے پراورایک تمہارے بائیں کندھے پر۔

مین نے فوراً ہی آگے پیچھے، دائیں بائیں کندھوں کوپھرسے دیکھا تھا لیکن مجھے کوئی نظرنہ آیا تھا اور مجھےمیرے چاروں طرف ان نہ نظر آنے والی موجودات کی بھیڑ سے کچھ وحشت ہوتی تھی۔ اس پر میری دادی ماں نے کہا تھا: اگرآدمی اچھا کام کرے تو اسے داہنے کندھے والاملک لکھتا ھے اور اگر برا کام کرے تو بائیں کندھے والا۔ مجھے ڈرلگاتھا اور ایسا محسوس ہواتھاکہ میرے چاروں طرف نہ نظر آنے والی موجودات بیٹھی ہیں اور سرسر میرے بارے میں لکھے چلے جارہی ہیں۔ میں نے پھر پوچھاتھا: اس کے بعد ان کاکیا کرتے ہیں؟

for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-70

Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia)

- پھریہ انسان کے نامہء اعمال میں لکھ دیتے ہیں۔
- نامہء اعمال کیا ہوتاھے ؟

دادی ماں نے تسبیح کے دانوں کوگھماتے ہوئے آسماں کی طرف دیکھا۔ وہ آسماں بھی نظر نہیں آرہاتھا۔ برف کے گالے آہستہ آہستہ بڑی شان کے ساتھ زمیں پہ آرہے تھے اور انھوں نے کہاتھا: وہ چیز جوقیامت کے دن انسان کے کام آتی ھے ایک ورق ھے ، انسان کے سارے کام اس میں لکھے ہوتے ہیں اچھے کام برے کام ،اگر اس کےاچھے کام زیادہ ہوں تووہ جنت میں جاتاھے اور اگربرے کام زیادہ ہوں تو وہ دوزخ میں جاتاھے۔

اس کے بعد انھوں نے آہ کھینچتے ہوئے کہا تھا: خدا مجھے دوزخ کی آگ سے بچائے! دوزخ میں گناہگاروں کو آگ کی گرزسے مارتے ہیں۔ انساں ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتاھے۔ اس کے بعد چیونٹیاں ان ریزوں کو جمع کرکے ایک جگہ کردیتی ھے۔ انساں کاوجود پھرسے سالم ہوجاتاھے۔ پھرآگ کاگرز انساں کے سرپرمارتے ہیں۔ پھر آدمی ریزہ ریزہ ہوجاتاھے۔اورپھر۔۔۔ پیاس سے اس کاحلق سوکھ جاتاھے۔وہ پانی مانگتاھے لیکن کوئی اسے پانی نہیں دیتا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ دوزخ ایک بڑی شکنجے کی جگہ ھے جہاں ہرطرف انساں کے جلے ہوئے اور ریزہ ریزہ ہوئے ہاتھ پاؤں، سر،دھڑ پڑے ہوئے ہیں ۔۔۔ بہت ہی ڈراوناتصور تھا اور اسی لمحے سے میرے تعلقات بائیں کندھے والے ملك بلکہ بائیں کندھے ، بائیں پاؤں،بائیں ہاتھ سے خراب ہوگئے تھے۔ مجھے ایسا لگا کہ میرے بائیں کندھے والاملك صبح سے رات اور رات سے صبح تك میرے بارے میں لکھتا جاتاھے اورکوشش کرتاھے کہ

for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-70

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

مجھے دوزخ میں بھیج دے۔ اگر میں بڑوں کوسلام نہیں کرتی یااگرمیں بڑوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کرباتیں کرتی یااگر میں ان کی اچھی بری بات کی اطاعت نہ کرتی یا ان سے جراح کرتی یااگر پانی پیتی اورخدا کاشکر ادانہ کرتی اور اگر کوئی بڑاآتا اور میں ان کی عزت کے لئے کھڑی نہ ہوجاتی یا اگر میں کسی بڑے کا ہاتھ نہ چھومتی تومجھے ایسا لگتا کہ میرا کام خراب ہوہی جائے گا اور یہ میرے بائیں کندھے والاملک ایک اچھے رپورٹرکی طرح سڑسڑلکھ ڈالے گااور میرے اوردوزخ کے درمیان فاصلہ کم سے کم ترہوتاچلاجائے گا۔ کبھی کبھی میں ڈرسے دل نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا چہرہ بائیں کندھے کی طرف کرتے ہوئے گویا دوستی کے جذبے کے ساتھ مسکراتی۔ میں چاہتی تھی کہ بائیں کندھے والے ملک سے کہوں کہ تم مجھے پسند ہواور اس طرح سے اس کے ساتھ میرے تعلقات اچھے ہوجائیں یاکم سے کم وہ غلط یاضد میں اکر میرے خلاف کچھ درج نہ کرے۔ بائیں کند ھے والاملک میرے لئے ایک ہیولابن گیا تھا۔ دن تو کسی نہ کسی طرح گذرجاتا اورمیں اس کی طرف متوجہ نہ ہوتی تھی لیکن رات کو جب میں بستر پرلیٹتی اور لحاف سے منہ ڈھك لیتی، ان چیزوں کے بارے میں سوچھتی جو اس بائیں کندھے والے ملك نے لکھی ہوں گی۔ مجھے اپنی سانس کی اور دل کی دھڑکنے کی آوازیں سنائی دیتی۔ وہ سارے گناہ یاد آتے جومیں نے اس دن کئے ہوتے۔ میں پھر بھی خداسے دعا کرتی کہ خدا کرے اس نے غلط باتیں نہ لکھی ہوں، ضد میں آکے کچھ نہ لکھاھو، یا ایسے ویسے کچھ نہ لکھ لیا ہو۔ میں دعا کرتی بس وہی لکھا ہو جو میں

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

نے کیا ھے... لیکن اگراسے یہ کام یاوہ کام سمجھ میں نہ آیا ھو تو کیا ھوا ھوگا! کاش وہ مجھ سے پوچھ لیتا... پھر اس کے بعد لحاف میں لیٹے لیٹے میں خود سے وعدہ کرتی کہ کل سے بڑوں کوسلام کروں گی، ان کا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کربات نہیں کروں گی، ان کی ہربات مانوں گی، ان سے جراح نہ کروں گی، اگر پانی پیوں گی تو خدا کاشکرادا کروں گی، اگر کوئی بڑاآئے تو اس کے احترام میں کھڑی ھوجاؤں گی، بڑوں کے ہاتھ چوموں گی لیکن پھر میں اپنے آپ سے پوچھتی اگر یہ بائیں کندھے والاملك ضد میں آکر ساری غلط سلط باتیں لکھ لے اور قیامت کے دن اکڑکے کھڑاھوکر زور زورسے پڑھنے لگے تو کیا ھوگا؟ پھر میں سوچھتی کہ آگ کاگرز میرے سرپرپڑے گا اور میں ذرہ ذرہ ھوجاؤں گی۔ اس کے بعد چیونٹیاں میری ذروں کو جمع کریں گی اور میرا وجود سالم ھوجائے گا، میں سوکھے حلق سے پانی مانگوں گی لیکن کوئی مجھے پانی نہیں دے گا، پھرآگ کاگرز مجھ پر پڑے گا اورمیں ریزہ ریزہ ھوجاؤں گی۔ ڈرسے میں لرزتی، لحاف کے نیچے مجھے پسینے آتے، میراتکیہ بھیگ جاتا اور ہر رات اسی وحشت اورڈرکے ساتھ میں سوجاتی۔

میں یاور چی خانے میں کھانا پکانے میں مصروف ھوگئی ۔ تلی ھوئی پیازکی خوشبو سب جگہ پھیل رہی تھی۔ میں نے دیکھا میری بیٹی نے تکیے وہاں سے اٹھائے اور ان کوایک اورکھڑکی کے نیچھے رکھا تاکہ برف باری کوزیادہ اچھی طرح دیکھ سکے ۔ پھر اس نے کھڑکی کوکھول کراپنے ہاتھ باہر نکالے۔ ایک برف کاگالہ اس کے ہاتھ پر پڑا، خوشی سے چیختے ھوئے

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia)

اس نے کہا: ایک فرشتہ میری ہتھیلی پر بیٹھا ہے! وہ جلدی جلدی میرے پاس آئی، اس کی مٹھی بند تھی،اس نے کہا: جانتی ہو، میری مٹھی میں فرشتہ ہے؟

اس نے اپنی مٹھی کھولی.ایک پانی کا قطرہ اس کی ہتھیلی سے لڑھکا.اس نے کہا:

– دیکھا تم نے ؟ اڑھ گیا چلاگیا تاکہ اوربرف لائے. دیکھاتم نے؟

میں نے کہا: نہیں.

اس نے اصرار کرتے ہوئے کہا: میں نے اسے دیکھا.

میرا دامن پکڑتے ہوئے اس نے التجاکی :

– میرے لئے دوسفید پر خرید دو!

میں نے کہا: اچھا خرید دوں گی.

– کب؟

– کل

اس نے پوچھا: کتنے میں دیتے ہیں؟

– میں نے کہا: معلوم نہیں ..

اس نے اپنی جیب میں جلدی سے ہاتھ ڈالااورایک سکہ باہر نکالتے ہوئے کہا:– میرے پاس خود پیسے ہیں. چلیں پھر؟

میں نے کہا: میں نے تم سے کہا کہ کل خریدیں گے.

اپنی گردن کوایک طرف کرتے ہوئے بی حوصلگی کے ساتھ اس نے کہا:

–کل توابھی ھوگئی ، چلوابھی چلیں!

for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-7(

Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia)

میں نے کہا : -کچھ تو صبر کرو ،میں اپنا کام ختم کرلوں۔

وہ اچھلی، زورسے ہنسی ۔ میں نے حیرت سے اسے دیکھا. وہ دوڑتی ہوئی دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ شاید میں حسرت سے اس ممکنات کی دنیا کی طرف دیکھ رہی تھی.ایسی دنیا کوجہاں ہرقسم کی آرزوکی جاسکتی ھے .جہاں سب کچھ سوچاجاسکتاھے ،سب کچھ کہا جاسکتاھے اورسب کچھ ممکن ھے.ایک ایسی دنیاکی طرف جس میں بہت سے آنے والے کل موجود ہیں.آنے والا کل آج ھے. ابھی ھے۔ میرا دل ٹوٹ گیا.

مجھے یاد آیا کہ دیر سے وہ دوسرے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی ہوئی فرشتوں کاشکار کررہی ھے۔ مجھے ڈرلگاکہ اسے سردی نہ لگ جائے اور رات کواسے کھانسی نہ اٹھنے لگے .میں نے اسے باورچی خانے سے آوازدی: کھڑکی بند کردو ٹھنڈ لگ جائے گی!

اس نے کہا: نہیں بند نہیں کروں گی.

میں نے پھرکہا: میں کہہ رہی ہوں کہ کھڑکی بند کردو!

اس نے پھرکہا: نہیں نہیں کروں گی،میں برف کودیکھ رہی ہوں.

میں گئی اورجاکرغصے میں کھڑکی بند کردی اور باورچی خانے میں واپس آگئی. میں نے پھر کھڑکی کھلنے کی آواز سنی. معلوم نہیں کیسے مجھے دادی ماں یاد آگئی. ملک کے قصے یاد آگئے. میں نے اس سے کچھ نہیں کہا .نہ جانے کتنی دیرتک وہ کھڑکی کھولے ہوئے فرشتوں کواپنی مٹھی میں گرفتار اور رہاکرتی رہی. معلوم نہیں اسے سردی لگی یاتھک گئی کہ میرے پاس آگئی.لیکن اس نے کچھ نہیں کہا ،مجھے خوشی ہوئی

for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-70

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

کہ بازار چلنے اورسفید پر خریدنے کو وہ بھول چکی ھے .ایک دم اس نے پوچھا:- پہلے آپ نے کیا کہاتھا؟

میں نے کہا: مجھے یاد نہیں میں نے کیا کہاتھا.

اس نے کہا:فرشتہ نہیں بلکہ کچھ اورتم نے کہا تھا.

میں نے کہا: ملك .

- ہاں ملك ، ملك بھی فرشتے کانام ھے؟

اوز اب میں نے ایک دم ملك کاقصہ اسے سنایا.میں‌نے اس کوبتایاکہ ایک ملك انساں کے سامنے، ایک اس کے پیچھے،، ایک اس کے دائیں‌کندھے پر اور ایک اس کے بائیں کندھے پرھے. میں نے کہا کہ اگرآدمی اچھے کام کرے توجنت میں جاتاھے اوراگربرے کام کرے تو دوزخ میں.میں نے کہا کہ اگرانسان بڑوں کی باتیں نہ مانے، ان کے ہاتھ نہ چھومے، ان سے جراج کرے پانی پیئے اورخداکا شکرنہ کرے، بڑوں کے احترام میں کھڑانہ ھو تواس کے بائیں‌کندھے کاملك ان سب باتوں کواس کے نامہ‌اعمال میں لکھ لیتاھے اور پھراس انساں کو دوزخ میں بھیج دیتے ہیں. پھرمیں‌نے اسے آگ کے گزرکا، جسم کے ریزہ ریزہ ھونےکا ، ریزوں کوجمع کرنے کا، پیاس سے حلق کے سوکھنے کا، پانی مانگنے اورپانی نہ ملنے کاقصہ سنایا . میری باتیں ختم ھونے پربھی میری بیٹی میری طرف دیکھتی رہی ، میں اس کے گول چہرے اورلمبی چوٹیوں کودیکھ رہی تھی ، اس کامنہ حیرت سے کھلاھوا تھا ایک دم وہ دوسرے کمرے میں گئی اور جاکراس نے کھڑکی بند کردی.

اس نے اورکچھ نہ کہا، خاموش ھوگئی، اس کی چلبلاہٹ ختم ھوگئی

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

تھی، آج اس نے کھاناآرام سے کھالیااور ہررات کی طرح کوئی جھگڑانہ کیا.جب اسے نیندآنے لگی، ہررات کی طرح میرے پاس آئی، میں نے اس کے کپڑے تبدیل کئے، اس سے پیارکیا، لوری سنائی، دعامانگی .میں‌اسے سلانے کے لئے ایک کہانی سنائی تھی .ہررات اس کاسرسہلاتے ہوئے اس کوتھپکتے ہوئے کہی:

- خداکرے خواب میں تمھیں چاندتارے نظرآئیں .. پھول پتے نظرآئیں میں نظرآؤں!

اس کے جواب میں وہ ہنس کرکہتی: تم تونظر آؤگی ہی.

آج رات کوبھی یہ کہتے ہوئے وہ اپنی بستر پرلیٹ گئی. میں نے اس کامنہ لحاف سے ڈھك دیااور وہ اکیلی ہوگئی.

# # #

رات زیادہ گزرچکی تھی. میں نے اپناکام ختم کیااورہر رات کی طرح اپنی بیٹی کودیکھنے گئی. میں نے دیکھاوہ بے چین تھی.اس سے پہلے جب بھی میں لوری سناتی، اس کو اس کے بستر پرلٹاتی اورلحاف سے اس کاسرڈھك دیتی وہ فوراً سوجاتی لیکن آج جب میں‌نے اس کے چھرے سے لحاف ہٹایا میں نے دیکھا اس کوایک جھٹکالگا. وہ سوئی نہیں تھی .اس نے میری طرف دیکھا. اس کی خواب آلود آنکھوں میں وحشت پنہاں تھی. شاید وہ بائیں کند ھے والی ملك سے ڈر رہی تھی . اپنے نامہء اعمال کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اس بائیں‌کندھے والے ملك نے غلط سلط اوریا ضد میں‌آکر کچھ اورنہ لکھ دیاھو. # # #

Contact for M.Phill & Ph:D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia)

ادھورے راستے

وہ آئینے کے سامنے سے پرے ہٹ گئی. اس نے سوچا کہ اتنا ہی میک اپ کافی ھے. اس نے اچھامیک اپ کیاتھا اور جب بھی وہ میک اپ کرتی تواس کاچہرہ ہی بدل جاتا. اس کا اصلی حسن میک اپ سے دوبالاھوجاتا اور اس حالت میں جوکوئی بھی اسے دیکھتا، اس کے دل میں یہی خیال آتاکہ : اے کاش میرے پاس اتنے پیسے ھوتے کہ اس پر ان کی بارش برسادیتا.

بختے ایک نرم ونازک جواں عورت تھی.آج وہ دیر تک آئینے کے سامنے اپنامیک اپ کرتی رہی اور جوبھی میک اپ کا اچھاسامان اس کے پاس تھا اس نے اس سے استفادہ کیا. اس قدر میک اپ اس نے پہلے کبھی نہیں کیاتھا. اس کے شوھر نے اس سے کہا تھا کہ : اچھی طرح میک اپ کرنا. آج ((مہمان))آنے والے ہیں.

بات در اصل یہ تھی کہ آج خاص ((مہمانوں)) کو آناتھا. دولتمند ((مہمان)).وہ بھی ایک چھوڑدو دو ایسے جودولتمند ھونے کے ساتھ ساتھ صاحب اعتبار بھی تھے اور ان کی جیبیں پیسوں سے بھری ھوئی تھیں یہی وجہ تھی کہ اس کے شوہر نے اس سے تاکید کی تھی کہ وہ اپنے آپ کوخوب بنائے سنوارے، خوب گائے خوب ناچے خوب پیسے بٹورے خوب نازو ادا دکھائے اور جس طرح بھی ممکن ھو ان کی جیبوں سے پیسے نلکوالے، اسی وجہ سے آج اس نے دیرتک میک اپ کیا. مہمان دوسرے کمرے میں اس کا انتظار کررھے تھے. اگر چہ اس کا شوھر کئی مرتبہ اس کے کمرے میں آیا

for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-70

Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia)

لیکن اسے میک اپ میں مصروف دیکھ کرصرف اتنا ہی کہتاکہ ((وہ آگئے ہیں))اورکمرے سے چلاجاتا.بختے نے اوراپنے آپ کوسجایا.آئینے میں غورسے دیکھا. اسے میک اپ مکمل نظر آیا. اس نے اور بھی غورسے اپنے چہرے کودیکھا. ایک مرتبہ اسے اپنا بچپن یاد آگیا.وہ زمانا یاد آگیا جب وہ بچی تھی .اس کی ماں بھی اسی طرح سجتی بنتی تھی اور وہ حیران ہوکراسے دیکھا کرتی تھی. جس وقت ماں کمرے میں نہ ہوتی،وہ آئینے کے پاس کھڑی ہوکراپنی ماں سے چھپ کر اس کے میک اپ کے سامان کو استعمال کرتی.ایک روز اس نے اپنا چہرہ خوب سرخ کرلیا تھا، اپنے ہونٹوں کوبھی رنگ لیاتھا اور جب اس کی ماں آئی تواس نے اس کی اچھی طرح سے مرمت کی.وہ رونے لگی چلانے لگی....

بختے کوایک دم ہوش آگیا. وہ آئینے کے سامنے بیٹھی ہوئی رو رہی تھی.اسی لمحے اس کا شوہرکمرے میں آیا.اسے دیکھتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور آہستہ آہستہ اس کی طرف چلنے لگی. جس وقت ((مہمانوں))کے کمرے میں وہ داخل ہوئی کمرہ طرح طرح کی خوشبوؤں سے بھرگیا. اس کی گھنگرؤوں کی جھنکارسے دلوں کے تاربجنے لگے. اس کے شوہرکے مونچھوں پرتبسم پھیل گیا. جب بھی بختے کاشوہراسے ایسا سجابنا دیکھتا تووہ پھولے نہ سماتا اور سوچنے لگتاکہ : اگرایسے ہی کام چلتارہاتومیں بادشاہ بن جاؤں گا. یہ خوبصورتی ،یہ نازوادا،یہ ناچ ...یہ مرکیاں ...اوریہ سب دولت ...آخرکار ان سب سے میں بادشاہ بن جاؤں گا.

اس کے بعد اس کے دل میں اور خیال آنے لگتے.مہمانوں کے موٹے پیٹ

for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-70

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

کاخیال۔ ان کی بھری ہوئی جیبوں کاخیال اوراس کے خیالات فقط ان کی جیبوں پرہی جم کررہ جاتے اس کی زندہ گی کے سارے خیالات صرف انہیں جیبوں سے وابستہ تھی۔ ان بھری ہوئی جیبوں کے بارے میں سوچھنا اس کی زندہ گی کامقصد تھا اوروہ ہمیشہ انہیں کے بارے میں سوچھتا تھا۔ اس بارے میں کہ کیسے انہیں خالی کرے۔ جس دن سے بختے اسے ملی تھی وہ اس کے ہاتھ سے نکل نہ پاتی تھی اور اسے لوگوں کی جیبیں خالی کرنے کاایک اچھابہاتا ہاتھ آگیا تھابلکہ اب تو اسے اس مقصد کے لئے صرف یہی راستہ نظرآتاتھا۔

بختے کے کمرے میں داخل ہوتے ہی ان دو((مہمانوں))کے دل مچلنے لگے۔ ان کے رنگ اوربھی سرخ ہوگئے اور وہ دونوں بختے کے ناز و اداکے شکارہوگئے۔ آج بختے کے نازو ادامیں عجیب لوچ تھا۔ گذشتہ سے زیادہ لوچ۔ آج اس کے حسن میں نہ معلوم کیسی مستی تھی کہ اس کے نازو نخرے عجب قیامت ڈھارہے تھے۔ اسے معلوم تھاکہ مہمانوں کی جیبیں پیسوں سے بھری ہیں۔اس نے بھی اسی طرح اپنے حسن کونازواداسے اور دلکش بنالیا تھا۔ کچھ ہی لمحے بعد سازچھڑنے لگے۔ کمرے کی فضا مستی سے بھرگئی ہارمونیم کی تانیں جاگ اٹھیں۔ طبلے بھی تھرکنے لگے۔گھنگروؤں کی آوازوں نے ہوا میں مستی بکھیر دی۔ بختے اپنی جگہ سے اٹھی اور جس قدر بھی اچھا ناچ سکتی تھی ناچی۔ پھر کچھ لمحے دم لینے کے لئے رکی۔ دم لیتے ہوئے بھی نازو انداز دکھاتی رہی۔ پھراس کے نازو انداز لوگوں کی جیبوں پراثر انداز ہوتے اور ہرے ہرے لال لال رنگ

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

کے نوٹ ان سے باہر بختے کے سرپربارش برسانے لگے۔ کمرے کافرش نوٹوں سے بھرگیا۔بختے ان پرتھرکتی رہی اورجب اس کی نگاہ نوٹوں کی فرش پر پڑتی وہ ناز وادا سے اپنی زلفوں کوھوا میں لہراتی اوراس کے ناچ میں اوربی جان پڑجاتی۔ جب سے بختے کمرے میں داخل ہوئی تھی ۔((مہمانوں))کی نگاہیں ایک لمحے کے لئے اس سے دورنہ ہوئی تھیں۔ وہ فقط بختے کودیکھ رہے تھے اور اس پرنوٹوں کی بارش کرتے جارہے تھے۔ ہرہرلمحہ بختے کاناچ اور بھی دلکش ہوتاجارہاتھا۔ اس کی ہرہرادامیں ایک خاص دلکشی تھی اور ہرہرلمحہ وہ حسین سے حسین ترہوتی جارہی تھی۔اسے دیکھ کراس کے ((شوہر))کادل خوشی سے اوربھی زیادہ دھڑکنے لگا۔ وہ پنکیں جھپکا جھپکا کردل ہی دل میں بختے کوشاباش کہہ رہاتھا۔

بختے دیر تک ناچتی رہی اور اس کے بعد وہ رک گئی۔ بختے کا شوہر کمرے سے باہر چلاگیا۔ نوازندے بھی طبلہ وہارمونیم وغیرہ لے کرکمرے سے نکل گئے ۔ بختے ان لوگوں کے پاس کمرے میں تنہا رہ گئی۔ کمرے کافرش اب بھی اسی طرح نوٹوں سے بھراھوا تھا۔ بختے کبھی ان کے موتے موتے پیسنوں کودیکھتی اورکبھی فرش پر پھیلے ہوئے نوٹوں کواورکبھی ان کی بھری ہوئی جیبوں کو۔چند لمحے بعد بختے کا شوہر دوبارہ کمرے میں آیا، اس نے فرش پرسے نوٹ جمع کرلئے۔ ان کے نیچے سے کمرے کا بدنمافرش دوبارہ نظر آنے لگا۔ اس نے کچھ اشارے سے ((مہمانوں))سے تنہا اور کمرے سے نکل گیا۔ پھروہ کمرے میں نہ آیا بختے ان مہمانوں کے ساتھ اکیلی رہ گئی ہمیشہ ہی سازوآواز، رقص وموسیقی کے بعد اسے اکیلا

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

((مہمانوں))کے پاس چھوڑدیا جاتاتھا. یہی اس کی زندہ گی تھی یہی اس کاکام تھا.((مہمانوں))کی جیبیں چاہے کتنی بھی نوٹوں سے بھری ہوتیں بختے کے سامنے آکر خالی ہوجاتیں اور جب وہ یہاں سے لوٹتے توایک نوٹ بھی ان کی جیبوں‌میں نہ رہتا. یہی بختے کاکمال تھا اور اس کمال کواس کے شوہر نے اسے سکھایاتھا. بختے کا شوہر عجیب آدمی تھا. قد کاچھوٹا اور [illegible] بختے سے کہیں بڑا. بختے اس کے سامنے اس کی لڑکی لگتی. بختے [illegible] بہت دورسے لے کر آیا تھا.وہ اس کا فقط نام کا ((شوہرتھا)). اس کی ساری ارزو یہ تھی کہ بختے کے ذریعے دولت اکٹھی کرے . شوہر کایہ کام اب بختے کابھی کام بن گیاتھا. بختے کواس کی ماں نے اس کے سپرد کیاتھا. اس کی ماں بھی ایسی ہی تھی اور اس کاباپ بھی ایسا. وہ سب لوگوں کی جیبوں‌کوخالی کرنے پرجیتے ، وہ جیبیں جوپیسوں سے بھری ہوتیں .بختے کی زندہ گی اسی طرح گذر رہی تھی. جیبوں کوخالی کرنے پروہ جی رہی تھی . اپنے آپ کوبیچتی جاتی اور زندگی گذارتی جاتی. زندگی کوبیچنا اور اس پر زندہ رہنا ہی اس کامشغلہ تھا. جب اس کا شوہر اسے اس شہرمیں‌لایاتھا تو بختے سوچھ رہی تھی کہ اب وہ واقعی اس کاشوہر بن جائے گا اور وہ ماں باپ کے گھروں والی لعنت سے دور ہوجائے گی لیکن حالات نے ایک دم پلٹا کھایا اور اس نے اپنی زندگی کوبیچ بیچ کرجینا شروع کردیا. اس زندگی کی اسے عادت پڑگئی اور آہستہ آہستہ یہ [illegible] جی بھی لگنے لگی اوربعد میں‌یہی اس کی زندگی بن گئی.

مشاق رقاصہ بن گئی ایک حسین رقاصہ،دلکش نازو اداکی مالک

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

کبھی کبھی اسے ایسا لگتا کہ اس کا شوہر اس کا مالک نہیں ، بلکہ وہ اپنے شوہر کی مالک ھے۔ بختے کی یوں ہی زندگی گزرتی رہی اور اس کا شوہر اس پرجیتا کیوں کہ اسکے وجود کا انحصار فقط بختے پرتھا۔ اسے اپنی خوش نصیبی بختے میں نظر آتی تھی۔ اب اسے یہ خوش نصیبی دولت کی شکل میں بھی نظر آنے لگی۔ اس کی جیبیں آہستہ آہستہ پیسوں سے بھرنے لگیں، پھر ان کی رفتار میں ایک دم سے تیزی آگئی۔ اس کی جیبیں بڑی ہوگئیں اور جلدی جلدی بھرنے لگیں۔ وہ تیزی سے مالدار ہوگیا اور اسی تیزی سے اس کی خوشی اور اس کے موٹا پے میں بھی اضافہ ہوتا چلاگیا۔ جب اسنے اپنی بھری بھری جیبیں نظر آتیں تو اپنے آپ کو اور بھی موٹا محسوس کرنے لگتا۔ بھری ہوئی جیبیں انسان کو اسی طرح موٹا بنادیتی ہیں۔ یہ خیال اسے اور بھی موٹا کردیتا ۔ اس کی جیبیں پھولتی جاتیں او وہ خودبھی۔ ایسے ((مہمانوں))کی آمد روز روز اس کے یہاں زیادہ ہونے لگی۔جیبیں خالی کرنے میں بھی تیزی آگئی۔ اب ہرطرف بختے کی حسن کا چرچا تھا۔اس کا میک اپ غضب ڈھاتا۔ اس کی رقص کی ہرجگہ شہرت تھی اور اس کی خوشبواس کے گھرسے دور دورتک پھیل گئی تھی۔ اب بختے اپنی شہرت کے عروج پرتھی۔ اب وہ ہرایک کے دسترس میں نہ تھی اورہرکوئی اس تک نہ پہنچ پاتاتھا۔ بختے اب محدود طبقے کی قسمت بن گئی تھی، خوش قسمتوں کی قسمت، صاحب اقتداروں کی قسمت جوزیادہ موٹے ہوتے ، ان کی جیبیں بھی اتنی ہی موٹی ہوتیں۔ بختے ان ساری خوشیوں کی مالک خود کوسمجھتی اور اس کا شوہر بھی ساری خوشیوں کو اپنا

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

سمجتھا. یہ تیزی چلتی رہی. یہ بختے کی حسن، اس کےنازوادا، اس کے رقص کاعروج تھا. اس حسن کے پرستار بہت تھے اور اس کی قیمت بھی بہت تھی.اونچی تھی .اس کے ((شوھر)) کی جیبیں اور بھر تی گئی اور نوٹوں سے پھولتی گئیں لیکن عجیب بات تھی. بختے آہستہ بجھنے لگی کبھی اس کے بجھنے کی رفتار تیز ہوجاتی اور کبھی سست .عجیب چیز تھی. اس کاشوہر حیراں تھا.یہی تعجب کی بات تھی ! جیبیں بڑھ رہی تھیں اور بختے گھٹ رہی تھی. ایسا معلوم ھوتا تھا کہ یہ ساری تیزرفتاری بختے کے وجود کوگھلارہی تھی. وہ دن بدن چھوٹی سے چھوتی ھوتی چلی جارہی تھی. اس کے ساتھ ایک عجیب اتفاق ھواتھا جیسے کہ وہ قسمت کی غلام ھو. بختے گھل گئی تھی. رفتار کی تیزی نے اسے اور گھلادیاتھا ایسا جیسے کہ وہ اچانك کسی چھت سے نیچے گرگئی ھو.قسمت کی چھت سے ، خوش قسمتی کی چھت سے ، حسن کی شہرت کی چھت سے نیچے گرگئی ھو. قسمت کی چھت سے ، خوش قسمتی کی چھت سے حسن کی شہرت کی چھت سے بھری ھوئی جیبوں کی چھت سے . بختے ان ساری چھتوں سے ایک دم گری تھی. جس تیزی کے ساتھ اس کے حسن نے دوسروں کے چراغ گل کردئے تھے اسی تیزی کے ساتھ وہ خود بھی ان کاشکار ھوگئی اوراس کی شہرت اورنام اس کے لئے آگ کے شعلے بن گئے.اس کے بعد بختے بیمار ھوگئی. اس کی بیماری شدید سے شدید ترھوتی گئی. اچانك وہ ایک دن ختم ھوگئی. ایسا لگا جیسے اس کے شوہر کی قسمت بھی بختے کے ساتھ چلی گئی. وہ بد بخت ھوگیا. بھری ھوئی جیبنیں اس کے ساتھ ساتھ چلی گئیں.

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

اور اس کی بھری ہوئی جیبیں ہر ہر لمحے خالی ہونے لگیں۔ بختے کو میک اپ اور نازو ادانے تباہ کردیا۔ بھری ہوئی ابلتی ہوئی بڑی جیبوں نے اس کو بد بخت کردیا۔ وہ سوچتی تھی کہ یہ جیبیں اس کے لئے خوش نصیبی لاتی ہیں لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ ان راستوں سے فقط بدنصیبی حاصل ہوتی ھے.... ان ادھورے راستوں سے... بختے کی بدقسمتی کے ادھورے راستے... بختے انہیں بد بختی کے راستوں میں چلی گئی۔ انہیں ادھورے راستوں میں۔

* * *

بختے کے کمرے میں پھر سے خوشبوئیں پھیلی ہوئی تھیں۔ پھر سے اس گھر میں دو ((مہمان)) آئے تھے۔ اس کے ((شوہر)) کے گھر میں ان کی جیبیں بڑی اور بھری ہوئی تھیں۔ ان کی جیبیوں سے نوٹ ابل رہے تھے اس کا شوہر دوبارہ کمرے میں آیا۔ وہ پھر سے بہت خوش تھا۔ پھر سے میک اپ جاری تھا۔ خوشبوئیں اور زیادہ ہوا میں رچی ہوئی تھیں۔ جب اس کا شوہر کمرے میں داخل ہوا، اس کی مونچھوں پر تبسم پھیل گیا اور اس نے مسکراتے ہوئے کہا: وہ لوگ آگئے، جلدی کرو۔

آج ایک دوسری بختے اپنے آپ کو بناسنوار رہی تھی۔

\# \# \#

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

ادھوراکھیل

دن نکلاہی تھا۔سورج کی گرم شعائیں ہرچیزکواپنی حرارت بخش رہی تھی۔ چڑھیاں نئے دن کااستقبال کرتے ہوئے درختوں کے شاخوں پرچہچہارہی تھیں اور گاوں والے اپنے روزمرہ کے کاموں میں لگے ہوئے۔ گاؤں کے بچے بھی ہرروز کی طرح اپنے کھیلوں میں مصروف ہوگئے۔احمد اور رضیہ اس گاوں کے ایک قلعے کے آمنے سامنے والے دوکسان گھرانوں کے بچے تھے۔ اس دن صبح رضیہ نے اپنے کھلونوں اور گڑیوں کی پٹھاری بغل میں دبائی،صحن سے پھٹی ہوئی چھٹائی اٹھاکرگھرسے باہرچلی گئی۔سامنے والے گھرکے دروازے سے ہی اس نےاپنے بچپن کے ساتھی احمدکوآوازدی.اس کے بعد یہ دونوں ، آزاد پرندوں کی طرح قلعے سے باہرکی طرف چلنے لگے۔

قلعے کے سامنے بچے کھیل رہے تھے۔ان میں سے کچھ جھولا جھولنے میں مصروف تھے اور کچھ لکڑی کی موٹر چلانے میں اور کچھ بچے سناپوکھیل رہے تھے۔ ایک بچی قلعے کی دیوارسے لگی ہوئی اپنے چھوٹے بھیاکے ساتھ کھیل رہی تھی، کچھ بچے آنکھ مچولی میں مشغول تھے اور کچھ احمد اور رضیہ کی طرح قلعے سے باہر آرہے تھے۔

احمد اورضیہ نے دروازوے سے نکل کردھوپ میں قلعے کی کچی دیوار کے ساتھ اپنی چھٹائی بچھائی، چھٹائی کے چاروں طرف انھوں نے ٹھیکروں اور پتھریوں کی مدد سے دیواریں بنائے اور اس طرح انھوں نے اپنے لئے

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

چھوٹا ساگھر بنایا.

رضیہ نے اپنے کھلونوں کی پٹھاری کھولی. گڑیوں کے بستر نکالے اور اپنے بنائے ہوئے گھرکی دیوار سے لگاکر چھٹائی پر بچھادی.دوگڑیوں کوجن میں سے ایک لڑکااور دوسری لڑکی نظر آرہی تھی، کھلونوں کی پٹھاری میں سے نکال کر ان بستروں پر بٹھادئے.احمد نے اپنے باپ کی شادی کی پرانی چادر اس چھٹائی پر ڈالی اور اس پر بیٹھ گیا.رضیہ نے احمد سے کہا:

احمد، قریب آجاتاکہ کھیل شروع کرے. تواتنی دورکیوں بیٹھاھے؟

احمد نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا:

-کون ساکھیل کھیلے ؟توتو اپنی گڑیوں سے کھیل.

رضیہ کو اپنی ماں باپ کی باتیں اور گھرکے کام یاد آگئے .اس نے پھراحمد سے میٹھی میٹھی باتوں سے کہنے لگی:

-اب جب ہم نے گھر بنالیاھے تو آ، ہم ماں باپ کاکھیل کھیلے .میں اپنے چھوٹے بچے کودودھ پلاؤں گی اور تو کھیت پرکام کرنے جا.. ہل چلاکہ گیھوں کی بوائی کاوقت آگیاھے...روٹی پکا کر میں تیرے پاس اپنے لڑکے کے ہاتھوں کھیت پربھیج دوں گی.

اس نے یہ باتیں کرتے کرتے اپنی چھوٹی گڑیاں کواپنی گودمیں بٹھالیا اور لوری سنانے لگی.

احمد آہستہ سے اپنی جگہ سے اٹھا. اس نے اپنی چادر کو جھٹکااور اپنی کمرکے چاروں طرف باندھ لیا. اس نے ایک چھوٹی ٹہنی کوجو ان کے بنائے

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

ادھوراکھیل

ھوئے گھرکی صحن میں پڑی تھی اپنے کندھے پررکھی اور رضیہ سے کہا:

-پھرمیں ہل چلانے جارہاھوں کیوں کہ گیھوں کی بوائی کاو قت آگیا ھے.

اس کے بعد وہ گھرسے باہرکی طرف چلا، دروازے پر پہنچتے ھوئے اس نے رضیہ کی طرف مڑ کردیکھا اور کہا:

- روٹی بھیجنابھول مت جائیو!

اس نے یہ جملہ اس جذبے اور محبت سے اداکیا جیسے کہ یہ کھیل نہیں ،بلکہ حقیقی زندہ گی کاحصہ ھو. اپنی بات مکمل کرکے وہ گھرسے نکل گیا.

رضیہ نے گڈے سے جوکہ دیوار سے ٹیك لگائے بستر پر بیٹھاتھا،کہا:

سنو، شرارت مت کرنا. تمہاری بہن سو رہی ھے.مجھے بہت کام ھے، گھرمیں جھاڑودینی ھے، روٹی پکانی ھے اور...

رضیہ نے ابھی یہ بات ختم بھی نہیں کی تھی کہ ایک خوفناك دھماکہ ھوا، بجلی چمکی اورپھر بجھ گئی...

اس کے بعد نہ وہاں گھرتھا، نہ گھر کانشاں اورنہ رضیہ اور احمدکاپتہ.

اس جگہ صرف مٹی کے تودے تھے اور دھوئیں آسماں کی طرف اٹھ رھے تھے. ان کاکھیل ادھورا رہ گیا لیکن سورج ابھی چمك رہاتھا.

# # #

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

کالاگھوڑا

خان پہاڑی کے نیچے سے دکھائی دیا .اس نے سفید رنگ کاچپن (شیروانی کی طرح کااوورکوٹ) پہناھواکالے رنگ کے گھوڑے پرسوارتھا .بوڑھے اخروٹ کی درخت کے نیچھے گاؤں کے ماسٹر جی نے کچھ بچوں کوجمع کیاھواتھا اورسبق پڑھانے میں مصروف تھے . خان نے گھوڑے کی لگام پکڑکرچند قدم تك کھینچااور ہرگالی جواسے یاد تھی اس نے ماسٹرجی کودی، یہاں تك کہ اس کی طرف تھوکا .اس کی باتوں سے صرف اتنا سمجھ میںآتا تھا کہ کل ماسٹر اس کے بچے کوپڑھانے نہیں گیاتھا .

خان کاکالاگھوڑا درے میں جانے لگا اور بچے جوکہ چڑیوں کے بچوں کی طرح ایک دوسرے سے جڑے بیٹھے تھے ، دیکھنے لگے کہ کس طرح سے پنھریاں گھوڑے کی پیر کے نیچے آ آکے ٹوٹ رہی ہیں،کس طرح سے گھوڑے کی رانوں میں حرکت پیدا ھورہی ھے اور ان کودیکھ کربچوں کے دل ،ڈرسے بیٹھنے لگتے .

درے کے آخرمیں جہاں پرخان کی پن چکی تھی، بوڑھاپن چکی والااپنی میلی کچیلی قمیص اتارے سہ پہرکی مری مری دھوپ میں ننگے بدن پن چکی کوصاف کررہاتھا . پچھلی رات سیلاب آگیا تھا اوراس کے ساتھ آئی ھوئی مٹی سے پن چکی کاصحن بھرگیاتھا .خان نے غصے سے اپنا گھوڑاپن

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

چکی والے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا:

- کیا تومرگیا تھا کہ پانی پن چکی میں گھس آیا؟

- نہیں جناب ،مجھے نیندآگئی تھی.

اگر سونا ہی تھا، تو اپنی ماں کی گودمیں جاکرسوتا.

- خان تیری بھی ماں ھے.لوگوں کی ماں کے بارے میں بد زبانی نکر.

- اسے پکڑلواوردرخت سے باندھ لو.

گاؤں والے جو وہاں تھے وہ پیچھے ہٹ گئے اورکسی نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا. پن چکی والے نے رات بھر ان سب گاؤں والوں کے ساتھ سیلاب سے ان کاسامان اور گھروالوں کے بچانے میں مدد کی تھی.

-پکڑلواسے اور باندھ دو!

پھربھی کوئی آگے نہ بڑھا.پن چکی والاایك قدم آگے بڑھااوراس پرخان نے قمچی ماری اور اس پرحملہ کردیا.

پن چکی والے کے دھوپ میں جلے ہوئے اورتقریباً سیاہ رنگ کے کندھوں پردباب قمچی پڑنے لگی لیکن وہ ایک درخت کی طرح کھڑارہا.ماسٹرجواخروٹ کی درخت کے نیچھے بچوں کو پڑھارہاتھا، اس نے سیاہ تختے پر لکھا:

- اگرایک گھوڑے کے ساتھ دوسراگھوڑاجمع کرو،توکتنے گھوڑے ہوئے؟

بچے جوابھی تك اس کالے گھوڑے کے بارے میں سوچھ رھے تھے زور سے بولے:

- دوکالے گھوڑے!

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

ماسٹرجی ہنسے اورکہا:

- اگران دوکے ساتھ ایک اورجمع کردو، توکتنے ہوئے؟

ایک دوسرے بچے نے جواب دیا:

- تین کالے گھوڑے۔

اسی طرح سے وہ دس کالے گھوڑوں تک پہنچے تھے کہ پن چکی والے کی آواز بجلی کی کھڑک کی طرح اس درے میں سنائی دی:

- مار،مار! آج تیرے ہاتھ میں قمچی ہے درندے۔

اور اس پن چکی والے کی ماں کی فریاد کی آوازھرطرف پھیل گئی کہ کہہ رہی تھی:

- اے خدامیرے مدد کر! ہائے میرے بیٹے...ہائے میرے بیٹے کومارڈالا!

اس کی ماں کی فریاد کے ساتھ ٹھنڈی ہواکے جھونکے نے اخروٹ کے ہزاروں زرد سوکھے پتوں کوپتھروں پربکھیردیا۔

ماسٹرجی کاچہرہ لٹک گیا۔ انھوں نے اپناسرچپن کے کالروں میں چھپاتے ہوئے جلدی جلدی تختے کوصاف کیااورکہنے لگا:

- نہیں نہیں... انہیں جمع نہیں کریں گے...تقسیم کریں گے...تقسیم۔

ایک چھوٹا بچہ جس کے رگ رگ میں خوف وہراس بھرہی تھی،اس نے بھرآئی ہوئی آواز میں کہا:

- ان کالے گھوڑوں کوتقسیم مت کرو!

- پھرکیاکرے؟

- انہیں مارڈالو۔

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

ہرطرف خاموشی پھیلی ہوئی تھی، کسی پتے کے ہلنے کی آواز بھی نہیں آرہی تھی. ماسٹرصاحب اوربچے تصورمیں مرے ہوئے کالے گھوڑے کودیکھ رہے تھے اورسب سے چھوٹا بچہ تصورکررہاتھاکہ :

وہ پن چکی والاخان کی قمچیاں کھارہاھے . پھر ایک بڑا پتھر اٹھاکرخان پر مارتاھے .خان گھوڑے سے گرپڑتاھے اور اس کے ہاتھ گھوڑے کے سموں کی طرح زمیں پرٹک جاتے ہیں اورغلیظ خون اس کے بائیں ابروسے نکل آتاھے .

پن چکی والا جس کے کندھے قمچی کے مارسے نیلے پڑگئے ہیں غصے سے بھراھوا قہقہہ لگاتاھے .

گاؤں والے بھی اس کے قہقھے کے ساتھ ہسنے لگتے ہیں اوران سب کی ہنسنے کی آوازاس درے میں ہرطرف پھیل جاتی ھے ٹھنڈی ھواؤ ں کے جھونکے اخروٹ کے زرد پتوں کوپہاڑوں میں بکھیردیتے ہیں اور چھچہاتی ھوئی چڑیاں اس درے کے آسماں پرادھرادھر اڑنے لگتی ہیں.

# # #

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

اہرمن دن میں بھی نظرآتے ہیں...

سیستان کے سیراب زمین میں پانی سے بھری ہوئی نہریں بہہ رہی تھیں اور چوپائے مستی سے ادھر ادھر چرتے پھر رہے تھے۔ ہلمند کاھاموں دریا سالہا سال سے اسی طرح سیستان میں رواں دواں تھا۔ زمینوں کوسیراب کرتاھوااور گل وسبزے کوشاداب رکھتاھوا بہہ رہاتھا۔

آتش پرست اپنی عبادت اور زندگی کے کاروبارمیں مشغول تھے۔ گذشتہ تمام سالوں میں ان کے معبدوں سے سرخ آگ کے شعلے بلند ہوتے رہے۔ لوگ بھی اپنے اپنے کاموں میں لگے رہے۔ زرنج کاشہرلوگوں سے بھرا ہواتھا۔ انھوں نے بہادری سے ترکوں اور ساسانیوں کے حملوں کوپس پاکردیا تھا اور ابھی ابھی وہ ان کی طرف سے بے غم ہوگئے تھے۔ زرنج کی حکمرانی کے اطراف میں رہنے والے قبیلوں کے سردار اپنے اپنے عوام کے ساتھ کھیتی باڑی میں لگے تھے۔ وہ مل کرپرانے گیت گاتے۔ ھاموں کا ... پاک تھا اور بعض لوگوں کے مطابق ھاموں دریا اہریمن کواپنے ساحلوں پرگھومنے نہیں دیتاتھا۔ اس زمانے میں زندگی سادی اورپاک تھی، لوگ پاک تھے۔سورج دیوتاپاک تھا، پانی پاک تھااور سیستان کے دشت وصحرا، کھیت وکلیاں سب پاک تھے۔ مشقت کے کام بھی پاکی سے خالی نہیں تھے اور انسانوں کے منہ تک پاک تھے۔

زردشت کے معبد روشن تھے۔ آتش پرست ان کی مقدس اگ کی روشنی میں اپنے آپ کوپاک صاف کرتے۔ معبد کے شعلے دشت وصحرا کو روشن کئے

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

ہوتے تھے اور اپنی روشنی سے سورج کے ساتھ ہمسری کرتے .حتی یہ کہ نور اورخوبصورتی کے ساتھ بھی .وہ لوگ سادہ لوح تھے ، ان کے دل پاک تھے . ہرچیزمیں ان کو اچھائی اوربرائی، بھلائی اور، برائی خوش بختی اور بدبختی اہرمن اور اہورا کی جنگ نظرآتی تھی .

۔۔ اہرمن کوبلاسمجھتے تھے ، اسے وبا سمجھتے تھے ، اور اہورا کو ۔۔۔ا .ان سب کاعقیدہ تھا کہ اہرمن سورج کی روشنی میں نہیں تک پاتا اور ۔عبدکی روشنی کے سامنے رکنے کا اس میں بوتانہیں ہے .

۔ زمانے میں سیستان کاعلاقہ قافلوں اور کاروانوں کے لئے کھلا ہو ۔ یہ کارواں دن رات شہرودیہات ، دشت وصحرامیں سے آتے جاتے رہتے ۔۔ک دل کسان کھیتی باڑی کی مشقت میں لگے رہتے. ساراسیستان سر۔۔۔ تھا. زرنج بھی خوبصورت اوراپنی حسن میں ایکتاتھا . سورج کی کرنیں ۔ ۔۔برانہ طورپرزمیں پرگررہی تھیں. لوگ پوپھٹتے ہی اٹھ جاتے تھے ۔ سو ۔ کی پہلی کرنوں کے سامنے اس کی پاکی کی قسنم کھاتے اور اس بعد ۔ے اپنے کام پرچلے جاتے تھے. آتش پرستوں کے معبد سیستان کے ۔ ۔ میں ہمیشہ رہتے. چوپائے سیستان کے جنگلوں میں آزادی سے چرتے ر۔۔ ہامون دریاکاپانی سورج کے کرنوں کے سامنے ہمیشہ مسکراتا رہتا. .لو ۔۔ کوستانا اہرمن کاکام سمجھاجاتھا.اہرمن سورج سے اپنے آپ کوچھپاتا ، اس کی روشنی میں نہ آتا اورمعبد کے شعلوں سے اپنے آپ کو چھپ ۔ رکھتا.وہ انصاف اور پاکی کی نورسے اپنے آپ کو بچاتا.لوگوں کی کی ۔ یکھ کراسے بغیرچھپے یارا نہ رہتا.یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

سمجھتے تھے کہ اھریمن دن میں نظر نہیں آتاھےلیکن ایک وقت وہ آیا کہ اھریمن طوفاں نے سیستاں کے لہلہاتے کھیتوں پرحملہ کردیا۔ گرد وغبار کے بگولے ہوامیں بلند ھونے لگے۔ طوفانی جھکڑ چلنے لگے اور انھوں نے معبدوں کی مقدس آگ کومغلوب کرلیا۔ لہلہاتے کھیت زمیں پرآگئے۔ ہامون دریاکاپانی کیچڑسے بھرگیا اور اس کے ساحل کی مٹی سے سورج کی چمك ماند پڑگئی۔ سب یہی سوچنے لگے کہ اھریمن ازھ کریہاںآگیاھے اوراپنے پنکھ ہوا میں لہلہارہاھے ۔ وہ لوگ اپنے بارے میں سوچنے لگے کہ کیا ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ھوگیا؟ کیاایسا تونہیں کہ انھوں نے ایک دوسرے کی برائی چاہی ھو؟ یاشیطانی وسوسہ ان میں سے کسی کے دل میں گھر کرلیاھویایہ کہ اھریمن جنگ میںکامیاب ھوکیاھو اوراس نے اپنی ھوس کے طوفاں کوراہ دی ھو؟ کہیںایسانہ ھوکہ وہ ان کے معبدوں کی مقدس آگ کوبجھانے میں کامیاب ھوجائے.... لیکن وہ سب کے سب حیراں تھے۔ طوفان سے پہلی والی خاموشی سیستاں کی دشت و صحرامیں پھیل چکی تھی اور ہرطرف سکوت کی حکمرانی تھی۔ مغرب کی طرف ڈھوبتے ھوئے سورج نے آسماں کوسرخ کردیاتھا۔وہ سیستاں کے گاؤں پہنچا اور وہاں سے خراساں میں داخل ھوا۔اس نے سارے دیہات کواچھی طرح گھوند ڈالا، اس نے بہت سارے کھیت برباد کردئیے ۔ پانی کے بند توڑڈالے، گھروں اور جھونپڑیوں کوبرباد کردیا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے سینوں کو برچوںسے چھید کر رکھ دیا۔ انھوں نے بوڑھوں اور معذوروں کوقتل کردیا۔ ایسا لگتاجیسے وہ اپنا قرض وصول کرنے آیاھو۔ ان کی انکھیں ہمیشہ ہرطرف نوجواں لڑکیوں

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

کوتلاش کرتی رہتی ۔ وہ اندھے ہوگئے تھے۔ شاید ان کامقصد یہی تھا۔ انھوں نے دولت کی لالچ میں گھروں کے کونے کھدروں کوچھان مارا اور اس طرح سے بہت سارے دیہاتوں کوانھوں نے لوٹ لیا۔ ان کے گھروں میں آگ لگادی اور بچوں کو جلاڈالا۔ انھوں نے بوڑھے لوگوں کوان کا گلاگھونٹ گھونٹ کرمارڈالا۔ نوجوانوں کے سرکاٹ دئے اور اس طرح سے شہروں اور دیہاتوں کوتباہ کرکے وہ چلے گئے۔ ان گاؤں اوردیہاتوں سے دھواں بھی بلند نہ ہواتھا کہ وہ آگے بڑھتے گئے۔مغرب کے لشکر زرنج شہرکے نزدیک پہنچ گئے۔ انھوں نے مقدس موبدوں (آتشکدے کے پجاریوں) کومارڈالا، معبدوں کی آگ کوبجھادیا۔ان کی مقدس راکھ ادھرادھربکھرادی۔ شہروں کوغارت کردیا۔ ان میں گھوڑے ہنہنانے لگے گھرویراں ہوگئے۔ اپنے بڑے بڑے جبھے قبھے کے ساتھ گھروں میں داخل ہوئے اور بچوں کوقتل کردیا۔ برچھوں سے ان کاسینہ چھید دیا۔ بوڑھوں اور کمزوروں کومارڈالا۔جواں لڑکیوں کو اذیتیں دیں، گویاکہ ان کاکام یہی تھا۔ انھوں نے جھپٹ لی اور پھرآگے بڑھ گئے۔ اسی طرح شہروں او دیہاتوں کوپیچھاچھوڑتے ہوئے اور زندگی کے آثار گم کرتے ہوئےآگے بڑھتے چلے گئے لیکن سیستان کابادشاہ ان کے سامنے نہ جھکا۔اس کانام ایران بن رستم تھا۔ وہ اپنے آخری سانس تک لڑتارہا۔اس کااعتقاد اھورامیں تھا اور اسے یقین تھا کہ اھورامعبدوں کی مقدس آگ کوکبھی خاموش نہیں ہونے دے گا۔ وہ اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا تھا کہ اس مقدس جگہ پراھریمن کامنحوس سایہ پڑے۔ لوگ اپنے کام کاج بھول جائیں اور زندگی موت کی آغوش میں سماجائیں۔وہ چاہتاتھا کہ

PROPERTY OF ACKU 6695

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

زندگی باقی رھے اور وہ چاہتا تھا کہ زندہ رہنے کے حق کا دفاع کرے۔اس نے عرب سردار کا سخت جانی سے مقابلہ کیا۔ ہرطرف خون بہنے لگے خون کی دریا بہنے لگے اور اس پرپن چکی چلنے لگی۔کیوں کہ خون کی مقدار کم تھی اس لئے اس میں دریا کا پانی ملا دیا گیا اور اس سے پن چکی چلنے لگی۔زرنج کے حکمراں کو طلب کیا گیا۔جنگ کے بعد اسے پکڑ کر لایا گیا،اس کو اور اس کے کچھ مریدوں کو، لیکن وہ اور ان کے ساتھی ۔۔۔ کو تیار نہ تھے کہ اھریمن روز روشن میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان کے وہم وگماں میں بھی نہ تھا ۔۔۔ ہاموں کا مقدس پانی اھریمن کو اپنے اوپر سے گزرنے دے گا۔ان کو یقین نہ آتا تھا کہ اھریمن سورج کی روشنی کے سامنے ٹك پائے گا۔ان کو یقین نہ آتا تھا کہ انہیں اھریمن دن میں دکھائی دے سکتا ھے لیکن جب عربوں کے لشکر کے قریب پہنچا،بہت قریب پہنچا، اس نے اپنے کپڑے اتار دئے اور کھڑا ھو گیا۔اس کی آنکھوں میں چمك آگئی اور اس نے ایک عجیب حادثہ دیکھا۔ایک ایسی چیز جس کا اس کو وہم وگماں بھی نہ تھا اور جسے دیکھنے کے لئے وہ آیا ہی نہ تھا۔ سیستاں کی زمیں پرفرش کی بجائے لاشیں بچھی ہوئی تھیں۔ سب کو مار ڈالا گیا تھا۔ان کا قتل عام ھوا تھا۔وہ ان سب کو پہچانتا تھا۔ وہ سب مقدس زرد دشتی تھے۔ وہ سب پاك انسان تھے۔ وہ جو کہ سیستان کی زمینوں میں کھیتی باڑی کرتے تھے۔ وہی اس وقت زمین پربے حس وحرکت پڑے ہوئے سیستاں کی زمیں کا فرش بن گئے تھے۔عربوں کا سردار مردے جسموں کے ڈھیر پر بیٹھا تھا۔اس نے بڑا سا جبھا پہنا ھوا تھا۔اس کی سرخ سرخ آنکھیں نکل پڑی تھیں اورموئے

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

Mahar Online Composing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathia) 03037619693

موٹے ہونٹ نیچے کولٹکے ہوئے تھے. اس کے چہرے کارنگ ہلکاسانولاتھا، اس سے مستی کی بدبواٹھ رہی تھی ، اس کی آنکھوں میں صرف ثروت وشھوت نظرآتی تھی اوراس کے دل میں یہی سب کچھ تھا. اس نے سیستان کے لوگوں کومارڈالا تھا.سب کوتہ تیغ کردیاتھا.کسی کوزندہ نہ چھوڑاتھا. اس کے ہونٹ پیچھے کولٹکے ہوئےتھے . اس کی آنکھیں اب بھی مال ودولت کی تلاش میں ادھرادھرگھوم رہی تھی. اس کے دانت کبھی نہ ختم ہونے والی بھوک کے لئے موٹے موٹے ہونٹوں کے پیچھے سے چمک رہے تھے. شہوت کا اس کے سر پرغلبہ تھا اور اسی طرح وہ سیستانیوں کی کھوپڑیوں پرٹیک لگائے لیٹاھوا تھا. سیستان کا حکمراں اپنے چند موبدوں کے ساتھ اس کے قریب آیا.وہ لوگ گھوڑوں سے اترے . ان کے ساتھ زرنج کے کچھ سردار بھی تھے.موبد بھی تھے. اس نے زمیں پرمردوں کےفرش کودیکھا جن سے زمین پٹی ہوئی تھی.ایک دم گھبراکر وہ زرنج کے معبدوں اوربزرگوں کی طرف مڑا. اس نے ابھی ابھی عربوں کے سردارکودیکھاتھا اورسیستاں کی زمیں کو جو سیستانیوں کے مردہ جسموں سے پٹی ہوئی تھی.

لرزتے ہوئے بے اختیاراس کے منہ سے نکلاتھا:

-کہتے ہیں کہ اھریمن دن میں نظر نہیں آتا..یہ ھے ، اسے دیکھو .اب تو یہ آنکھوں سے دیکھاجاسکتاھے...

ربیع (عربوں کاسردار) نے ترجماں کی زبان سے یہ بات سنی. اس نے ایک سردنگاہ سیستان کے حکمراں پرڈالی اور تلخی سے ہنس دیا.

# # #

Contact for M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303-761-96-93

omposing Center Chishtian (Mahar. M. Mazhar Kathi

INCOMPLETE GAME

A collection of Short Stories
(URDU)

Translated by :
A.Qayeum Karim And Sh.A.Quraishi

Printed at the Taj Mahal Press
July, 1995

M.Phill & Ph.D Thesis Writing and Composing 0303